عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ: ۲ جلد: ۲۲ صفر المظفر ۱۴۳۹ نومبر 2017 مسلسل اشاعت کے ۵۵ سال

رفتارِ زمانہ کا حال

ستمبر! ختمِ نبوت کی بہار کا موسم

ختم نبوت کا منصب نبی کریم ﷺ پر ختم ہو چکا

کفر کے اندھیروں کی داستان

بھکر... قادیانی مرکز سے نیا مورچہ ختم کرا دیا گیا

جناب وائس چانسلر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے نام کھلا خط

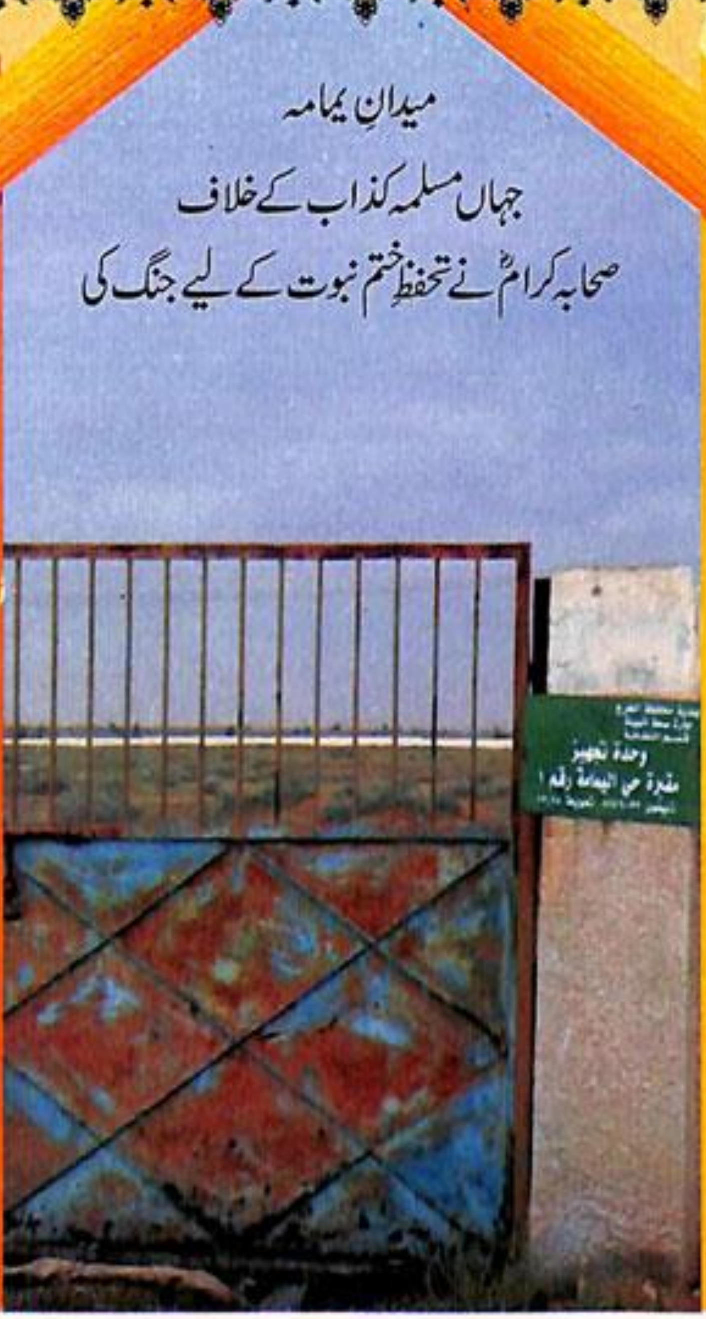

میدانِ یمامہ
جہاں مسلمہ کذاب کے خلاف
صحابہ کرامؓ نے تحفظِ ختم نبوت کے لیے جنگ کی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ : ۲ — جلد : ۲۲

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوریؒ

صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین	مولانا غلام رسول دینپوری
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا مفتی محمد راشد مدنی
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالرزاق	

ناشر: عزیز احمد مطبع: تکبیر پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0300-4304277, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

رفتار زمانہ کا حال	مولانا اللہ وسایا	03
تمبر!ختم نبوت کی بہار کا مہینہ	// //	05

مقالات ومضامین

سیدنا سعید بن زید وسیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہما	حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمہ اللہ	06
اصحاب بدر کا اجمالی تعارف (قسط نمبر:30)	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	11
عام تاریخی نوشتوں سے علم حدیث کے امتیازات	مولوی محمد اشرف علی سمستی پوری	14
نبوت کا منصب، نبی کریم ﷺ پر ختم ہو چکا	مفتی فداء الرحمن سیال	19
آپ بیتی......سکھ مذہب سے دین اسلام تک (قسط نمبر:2)	ڈاکٹر مفتی عبدالواحد (امریکہ)	21
تاریخ خلیفہ ابن خیاط رحمہ اللہ (قسط نمبر:19)	ترجمہ:مولانا غلام رسول دین پوری	26

شخصیات

جناب محمد اعظم خان تنولی مانسہروی رحمہ اللہ کا وصال	مولانا اللہ وسایا	31
مولانا نور حسین عبداللہ رحمہ اللہ ٹیکسلا والوں کا وصال	// //	31
جناب سید خورشید عباس گردیزی رحمہ اللہ کا وصال	// //	33
مختصر سوانح......حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ	حافظ عتیق الرحمن	34

ردقادیانیت

کفر کے اندھیروں کی داستاں	ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی	37
محاسبہ قادیانیت جلد نمبرے کا مقدمہ	مولانا اللہ وسایا	41
بھکر......قادیانی مرکز سے نیا مورچہ ختم کرادیا گیا	ڈاکٹر دین محمد فریدی	45

متفرقات

جناب وائس چانسلر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے نام کھلا خط	سید شجاعت علی شاہ	47
تبصرہ کتب	مولانا محمد وسیم اسلم	50
ختم نبوت چوک منظور کالونی کراچی کا نوٹیفکیشن	ادارہ	52
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	53

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

رفتار زمانہ کا حال!

۲۸؍اگست ۲۰۱۷ء کو ایمبیسی لاج کلب روڈ اسلام آباد میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم کی دعوت پر اے. پی. سی کا ایک وقیع اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں پاکستان کے آئین سے دفعہ ۶۲،۶۳ کی تبدیلی کی سوچ کو یکسر مسترد کر دیا گیا۔ دراصل آئین پاکستان میں شرعی قوانین، تحفظ ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کے منکرین قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی دفعات اور امتناع قادیانیت قانون کو ختم کرنے کے لئے دروازہ کھولنا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے ٹیسٹ کیس کے طور پر ۶۲،۶۳ کا معاملہ اٹھایا جا رہا ہے۔ اے. پی. سی کے ذریعہ بھرپور پیغام ان قوتوں کو بھجوایا گیا جو پاکستان کو سیکولر یا لبرل سٹیٹ بنانے کے درپے ہیں۔

☆...... بھارت کے آرمی چیف جنرل بپن روات نے سی. پیک کو بھارت کی خودمختاری کے لئے چیلنج قرار دیا۔

☆...... سندھ نے مردم شماری کے نتائج مسترد کر دیئے۔

☆...... بھارت نے کنٹرول لائن کی خلاف ورزی کر کے تین پاکستانی شہید کر دیئے۔

☆...... سپریم کورٹ نے ریمارکس دیئے کہ نیب نے ادارے تباہ کر دیئے ہیں۔

☆...... شہباز شریف نے کرپشن کا الزام لگانے پر عمران خان کو لیگل نوٹس بھجوایا ہے۔

☆...... بے نظیر قتل کیس کی سماعت کرنے والی انسداد دہشت گردی کی عدالت نے اس کیس میں پانچ طالبان کو بری کر دیا۔

☆...... بے نظیر بھٹو قتل کیس میں سابق سی. پی. او سعود عزیز اور ایس. خرم شہزاد کو ۱۷،۱۷ سال قید، ۱۰،۱۰ لاکھ جرمانہ کی سزا اور پرویز مشرف کی جائیداد قرق کرنے کا حکم سنا دیا۔

☆...... بھارتی آرمی چیف نے کہا کہ چین اور پاکستان سے دو محاذوں پر جنگ خارج از امکان نہیں۔

☆...... میانمار میں روہنگیا کے مسلمانوں پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ سرکاری افواج بستیوں کو جلا کر راکھ بنا رہی ہے۔ میانمار کی حکمران آنگ سان سوچی نوبل پرائز یافتہ ہیں۔ وہ نوبل پرائز جو قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کو دیا گیا۔ عبدالسلام قادیانی نے پاکستان کے ایٹمی راز امریکہ کو دیئے۔

اسلامیان پاکستان کو گزند پہنچایا۔ سان سوچی میانمار کے لاکھوں مسلمانوں کو مارنے پر تلی ہوئی ہے۔ یہ دونوں یہودی نوبل پرائز یافتہ مسلمانوں کے ازلی ابدی قاتل ثابت ہوئے ہیں۔

☆...... آصف زرداری کے اثاثہ جات ریفرنس کی بریت کو نیب نے چیلنج کر دیا۔

☆...... محترمہ کلثوم نواز کا لندن میں گلے کا آپریشن ہوا۔

☆...... نواز شریف فیملی کے خلاف اثاثہ جات کے ریفرنس احتساب عدالت میں دائر ہوئے۔

☆...... پانامہ کیس کے فیصلہ کے خلاف نواز شریف کی نظر ثانی کی اپیل مسترد ہوئی۔

☆...... توہین عدالت کیس عمران خان کے وارنٹ جاری۔ پیشی پر عمران خان نے بلا مشروط معافی مانگ لی۔

☆...... نیب نے حدیبیہ پیپر ملز کیس میں اپیل دائر کرنے کا اعلان کر دیا۔

☆...... پاکستان کے خلاف امریکہ کے اقدامات کی تیاری۔

☆...... کلثوم نواز الیکشن جیت گئیں۔

☆...... امریکہ نے ایران کو سرکش اور کرپٹ جب کہ شمالی کوریا کو خودکش قرار دے دیا اور تباہ کرنے کی دھمکی بھی لگا دی۔

☆...... حدیبیہ پیپر ملز فیصلہ چیلنج۔ اسحاق ڈار کے وارنٹ جاری۔

☆...... ماڈل ٹاؤن کیس کی عدالتی انکوائری رپورٹ شائع کرنے کی اجازت کی بابت ہائیکورٹ نے فیصلہ سنا دیا۔

☆...... انتخابی اصلاحات کے ترمیمی بل میں نواز شریف کے پارٹی سربراہ بننے کی راہ ہموار ہوگئی۔

☆...... پرویز مشرف نے آصف زرداری پر، جبکہ آصف زرداری نے پرویز مشرف پر بینظیر بھٹو کے قتل کا الزام لگا دیا۔

☆...... میاں محمد نواز شریف اور محمد اسحٰق ڈار اپنے خلاف دائر مقدمات میں پیش ہونے کے لئے عدالتوں میں حاضر۔ ضمانتی لاکھوں کے مچلکے جمع کرا دیے۔ پیشی کے موقعہ پر اسحٰق ڈار اپنے دانتوں سے ناخن کاٹتے رہے۔ کاش وہ عقل کے ناخن تراش لیتے تو اچھا ہوتا۔

یہ مہینہ بھر کی ملکی وغیر ملکی خبروں کی رپورٹ ہے جس سے رفتار زمانہ کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائیں۔

کسی نے کیا سچ کہا ہے کہ: ’’ہر رشتہ ایک معصوم پرندہ کی طرح ہوتا ہے۔ اگر سختی سے پکڑو گے تو مر جائے گا۔ اگر نرمی سے پکڑو گے تو اڑ جائے گا۔ لیکن اگر محبت سے پکڑو گے تو ساری زندگی ساتھ نبھائے گا۔ مور ناچتے ہوئے روتا ہے۔ ہنس مرتے ہوئے بھی گاتا ہے۔ یہی زندگی کا دستور ہے۔ دکھ والی رات نیند نہیں آتی اور خوشی والی رات کون سوتا ہے؟‘‘

ستمبر!! ختم نبوت کی بہار کا مہینہ

۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اس کی خوشی میں ہر سال کی طرح امسال ۲۰۱۷ء بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر ۸؍ستمبر جمعہ کو ’’یوم ختم نبوت‘‘ منایا گیا اور ملک بھر کے خطیبوں نے خطاب جمعہ میں ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر گفتگو فرمائی۔

اسی طرح پورے ملک میں ماہ ستمبر کو ’’ماہ ختم نبوت‘‘ کے طور پر منایا گیا۔ فقیر راقم نے:

۵؍ستمبر	دن ختم نبوت کورس کراچی دفتر	شب کو ختم نبوت کانفرنس	اشرف المدارس
۶؍ستمبر	// // //	// // //	بنوری ٹاؤن
۷؍ستمبر	// // //	// // //	اتحاد ٹاؤن
۸؍ستمبر	// جمعہ کلفٹن	// // //	ریاض مسجد دہلی کالونی
۹؍ستمبر	// ختم نبوت کورس کراچی دفتر	// // //	دکھنی مسجد
۱۰؍ستمبر	دن کانفرنس بعد از ظہر دہلی مرکنٹائل	بعد از مغرب سفر پنجاب	
۱۴؍ستمبر	دن نواں کوٹ مانسہرہ	بعد از مغرب داتا ختم نبوت کانفرنس	
۱۵؍ستمبر	بعد از مغرب ناران		
۱۶؍ستمبر	بعد از ظہر ختم نبوت کانفرنس قلندر آباد		
۱۷؍ستمبر	بعد از ظہر تا مغرب ختم نبوت کانفرنس ایبٹ آباد		
۱۸؍ستمبر	اجلاس ملی یکجہتی کونسل	بعد از ظہر ختم نبوت کانفرنس لاہور	
۲۰؍ستمبر	ختم نبوت کانفرنس لاوہ		
۲۱؍ستمبر	ختم نبوت کانفرنس سرگودھا		
۲۲؍ستمبر	دن جمعہ ختم نبوت کانفرنس چک نمبر ۶۶ شمالی		
۲۳؍ستمبر	ختم نبوت کانفرنس بعد از ظہر کسراں ضلع اٹک		
۲۳؍ستمبر	رات ختم نبوت کانفرنس اٹک شہر		

ستمبر کے ان چودہ دنوں میں بائیس ختم نبوت کانفرنسوں میں فقیر کو حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے اس ماہ میں جن کانفرنسوں سے خطاب کیا وہ علاوہ ازیں ہیں اور ملک بھر میں مجلس کے رفقاء نے ستمبر کے حوالہ سے جو کانفرنسیں رکھیں۔ وہ شمار کی جائیں تو بلا مبالغہ اس ماہ میں سینکڑوں ختم نبوت کے پروگرام صرف عالمی مجلس نے منعقد کئے۔ دیگر جماعتوں، اداروں کی شخصیات کی مساعی در ماہ ستمبر کا احاطہ کیا جائے تو چاروں طرف ملک میں اس ماہ میں ختم نبوت کی بہاروں کا منظر رہا۔ فللحمدللہ اوّلاً و آخراً!

سیدنا سعید بن زید وسیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہما

حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ

حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ: ''میں نو حضرات کے بارے میں شہادت دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر ایک دسویں آدمی کے بارے میں یہی شہادت دوں کہ وہ جنتی ہے تو گنہگار نہ ہوں گا۔'' آپ سے کہا گیا: ''یہ بات کس طرح ہے؟'' (یعنی آپ کس بنیاد پر یہ بات فرما رہے ہیں؟ تو اس کے جواب میں) حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ: ہم لوگ ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حراء پہاڑ پر تھے۔ (پہاڑ میں جنبش پیدا ہوئی اور وہ حرکت کرنے لگا تو) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے حراء! ساکن ہو جا۔ اس وقت تیرے اوپر یا تو اللہ کے نبی ہیں یا صدیق یا شہید (اس کے بعد حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے) دریافت کیا گیا۔'' وہ کون حضرات تھے؟ تو انہوں نے بتلایا: ''ایک خود رسول اللہ ﷺ (آپ کے علاوہ) ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد (یعنی ابن ابی وقاص) اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم ''لوگوں نے آپ سے کہا: بتلایئے کہ دسواں آدمی کون ہے؟ تو فرمایا: ''خود یہ بندہ۔'' (ترمذی)

عشرہ مبشرہ سے متعلق جامع ترمذی ہی کے حوالہ سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی وہ روایت ہے۔ جس میں رسول اللہ ﷺ نے اپنے دس اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کا نام لے کر ان سب کے بارے میں جنت کی بشارت دی ہے۔ ان میں نو حضرات تو وہی ہیں جن کے اسماء گرامی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی زیر تشریح حدیث میں ذکر کئے گئے ہیں اور دسواں نام حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا ہے۔ اس عاجز راقم سطور کا خیال ہے کہ جبل حراء کا جو واقعہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے۔ اس میں ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے ساتھ نہیں تھے۔

ایک دوسرا فرق ان دونوں روایتوں میں یہ ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ والی روایت میں آنحضرت ﷺ نے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نام لے کر ان کے جنتی ہونے کی بشارت دی ہے اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں رسول اللہ ﷺ نے کسی کا نام لے کر کچھ نہیں فرمایا۔ بلکہ صرف یہ فرمایا: ''اے حراء! ساکن ہو جا اس وقت تیرے اوپر یا تو اللہ کے ایک نبی ہیں یا صدیق یا شہید۔ آگے حضرت سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اس وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے نو صحابی اور تھے۔ جن کے اسماء گرامی حدیث بالا میں ذکر کئے گئے ہیں۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے ارشاد کی بنیاد پر یقین کر لیا کہ یہ سب حضرات بلاشبہ جنتی ہیں اور اسی بنیاد پر ان کے جنتی ہونے کی شہادت دی ہے۔ کیونکہ اللہ کے نبی و رسول

اور صدیق اور شہید کے جنتی ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ جن حضرات کے اسمائے گرامی کا ذکر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کیا ہے ان میں خود رسول اللہ ﷺ اللہ کے نبی ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق بلکہ صدیق اکبر ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ یہ پانچوں شہید ہوئے۔ باقی حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ یہ تینوں بھی بلاشبہ صدیقین میں ہیں۔“

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا عنداللہ کیا مقام و مرتبہ تھا۔ وہ اس حدیث سے بھی معلوم ہو جاتا ہے جو اسی سلسلہ میں معارف الحدیث کتاب المعاملات، غضب کے بیان میں ذکر کی جاچکی ہے۔ جس کے ایک راوی خود یہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کو یہاں بھی نقل کر دیا جائے۔ اور وہ یہ ہے: ”ایک عورت نے (جس کا نام اروی تھا) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں انہی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے خلاف مدینہ کے اس وقت کے حاکم مروان کی عدالت میں دعویٰ کیا کہ انہوں نے میری فلاں زمین دبالی ہے۔“ حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو اس جھوٹے الزام سے بڑا صدمہ پہنچا۔ انہوں نے مروان سے کہا کہ کیا میں اس عورت کی زمین دباؤں گا اور غصب کروں گا؟ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ ”جس شخص نے ظالمانہ طور پر کسی کی ایک بالشت بھر زمین بھی غصب کر لی تو قیامت کے دن زمین کا وہ غصب کیا ہوا ٹکڑا ساتوں زمین تک طوق بنا کر اس ظالم کے گلے میں ڈالا جائے گا۔“

یہ بات حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے دل کے کچھ ایسے تاثر کے ساتھ اور ایسے انداز سے کہی کہ خود مروان بہت متاثر ہوا اور اس نے آپ سے کہا کہ: ”اب میں آپ سے کوئی دلیل اور ثبوت نہیں مانگتا۔ اس کے بعد حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے (دکھے ہوئے دل سے) بددعا کی کہ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ اس عورت نے مجھ پر جھوٹا الزام لگایا ہے تو اس کو آنکھوں کی روشنی سے محروم کر دے اور اس کی زمین ہی کو اس کی قبر بنادے۔“ (واقعہ کے راوی حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) کہ: ”پھر ایسا ہی ہوا۔ میں نے خود اس عورت کو دیکھا ہے۔ وہ آخر عمر میں نابینا ہوگئی اور خود کہا کرتی تھی کہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی بددعاء سے میرا یہ حال ہوا ہے اور پھر ایسا ہوا کہ وہ ایک دن اپنی زمین ہی میں چلی جارہی تھی کہ ایک گڑھے میں گر پڑی اور بس وہ گڑھا ہی اس کی قبر بن گیا۔“ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ اس واقعہ سے سبق لینے کی توفیق دے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر امت کے لئے ایک امین ہوتا ہے اور میری اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

قرآن پاک اور احادیث نبویہ میں امانت کا لفظ بہت وسیع معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق سے متعلق جو ذمہ داریاں کسی بندے پر ہوں، صحیح اور پورے طور پر ان کو ادا کرتا ہے۔ حضرت انس ﷺ کی زیر تشریح روایت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت و توفیق سے حضرت ابوعبیدہ ﷺ کو اس صفت میں امتیاز حاصل تھا۔ آگے درج ہونے والی حدیث سے بھی مزید وضاحت کے ساتھ یہی معلوم ہوگا۔

حضرت حذیفہ بن الیمان ﷺ سے روایت ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ نجران کے لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور انہوں نے درخواست کی کہ آپ ایک امین شخص کو ہمارے لئے مقرر فرما کر بھیج دیں تو آپ نے فرمایا کہ: ''میں ایک ایسے مرد امین کو تمہارے لئے مقرر کروں گا جو سچا پکا امین ہوگا۔'' تو لوگ اس کے لئے متوقع اور خواہش مند ہوئے۔ آگے حدیث کے راوی (حضرت حذیفہ) نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراح ﷺ کو نجران بھیجنے کا فیصلہ فرمایا۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

نجران ایک علاقہ تھا یمن اور شام اور حجاز کے درمیان۔ اس کے بڑے اور مرکزی شہر کو بھی نجران ہی کہا جاتا تھا۔ یہ ۱۰ھ میں فتح ہوا۔ اس میں بیشتر آبادی عیسائیوں کی تھی اور یہ اس پورے علاقہ میں عیسائیت کا سب سے بڑا مرکز تھا۔ اس نجران کے ایک وفد نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر وہ درخواست کی تھی جس کا حذیفہ بن الیمان کی زیر تشریح حدیث میں ذکر کیا گیا ہے اور ان کی درخواست پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح ﷺ کو وہاں کا عامل اور حاکم بنا کر بھیجا۔ کنزالعمال میں حضرت حذیفہ کی یہ حدیث مسند احمد وغیرہ متعدد کتب حدیث کے حوالہ سے بھی نقل کی گئی ہے اور اس میں نجران کے وفد کی اس درخواست کے جواب میں کہ: ''آپ ہمارے لئے ایک مرد امین کو مقرر فرمادیجئے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ان الفاظ میں نقل کیا گیا ہے۔''

''لابعثن الیکم امیناً حق امینٍ، امیناً حق امینٍ، امیناً حق امینٍ ''آپ نے'' امیناً حق امینٍ '' کا لفظ تین دفعہ فرمایا۔ ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کے تین دفعہ اس کلمہ کے ارشاد فرمانے سے وصف امانت کے لحاظ سے حضرت ابوعبیدہ ﷺ کی عظمت و فضیلت میں اور اضافہ ہوجاتا ہے۔

ابن ابی ملیکہ ﷺ (تابعی) سے روایت ہے کہ میں نے خود سنا ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ سے۔ ان سے دریافت کیا گیا تھا کہ اگر رسول اللہ ﷺ اپنے بعد کے لئے کسی کو خلیفہ مقرر فرماتے تو کس کو نامزد فرماتے؟ تو حضرت صدیقہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر ﷺ کو۔ اس کے بعد ان سے پوچھا گیا کہ ابوبکر کے بعد کے لئے کس کو نامزد فرماتے تو حضرت صدیقہ ﷺ نے فرمایا: عمر ﷺ کو پھر دریافت کیا گیا۔ عمر کے بعد کے لئے کس کو نامزد فرماتے؟ تو انہوں نے فرمایا: ابوعبیدہ بن جراح ﷺ کو۔ (صحیح مسلم)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کو بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کی رائے مبارک اور رجحانات وعزائم سے واقفیت میں خاص امتیاز حاصل تھا۔ انہوں نے حضور ﷺ کا جو معاملہ اپنے والد ماجد حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہ ابن جراحؓ کے ساتھ دیکھا تھا اس کی بناء پر انہوں نے یہ رائے قائم فرمائی اور بالخصوص حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں تو آنحضرت ﷺ نے اس کا اظہار بھی فرمادیا تھا۔ اسی سلسلہ میں معارف الحدیث میں حضور ﷺ کے مرض وفات کے بیان میں حضرت عائشہ صدیقہؓ ہی کا یہ بیان ذکر کیا جاچکا ہے کہ حضور ﷺ نے ان سے مرض کے آغاز ہی میں فرمایا تھا کہ اپنے والد ابوبکر اور بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر کو بلوالو۔ میں ابوبکر کی خلافت کے بارے میں وصیت لکھوا دوں۔ لیکن پھر آپ نے یہ لکھانے کی ضرورت نہیں سمجھی اور اپنے اس یقین واطمینان کا اظہار فرمایا: ''یابی اللہ والمؤمنون الا ابابکر ''یعنی مجھے اطمینان ہے کہ اللہ اور مومنین ابوبکرؓ کے سوا کسی کو قبول نہیں کریں گے۔

پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے آخری وقت میں جس طرح حضرت عمرؓ کو اپنے بعد کے لئے خلیفہ مقرر فرمایا اور جس طرح اس وقت کی امت مسلمہ نے اس کو بشرح صدر قبول کیا۔ اس سے بھی حضرت عمرؓ کے بارے میں حضرت صدیقہؓ کے بیان کی تصدیق ہوگئی۔

اور کنزالعمال میں مسند احمد اور ابن جریر وغیرہ کے حوالہ سے یہ واقعہ نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عمرؓ جب ملک شام کی فتح مکمل ہوجانے کے بعد (ملک کے عمائد کی درخواست پر) شام کی طرف روانہ ہوئے اور راستہ میں مقام سرغ پر پہنچے تو آپ کو بتلایا گیا کہ اس وقت ملک شام میں سخت وبا ہے اور لوگ بکثرت لقمۂ اجل بن رہے ہیں۔ (اس اطلاع کے دینے والوں کا مقصد یہ تھا کہ آپ اس وقت شام تشریف نہ لے جائیں) لیکن آپ نے شام کی طرف سفر جاری رکھنے کا فیصلہ کیا اور اس وقت یہ بھی فرمایا۔

اگر میری موت کا مقررہ وقت آگیا اور ابوعبیدہ اس وقت زندہ ہوئے تو میں ان کو اپنے بعد کے لئے خلیفہ مقرر کردوں گا۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ ابوعبیدہ کو تم نے کس وجہ سے امت محمدیہ پر خلیفہ مقرر کیا ہے تو میں عرض کروں گا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنا تھا کہ ''ہر پیغمبر کا ایک امین ہوتا ہے اور میرے امین ابوعبیدہ ابن جراح ہیں۔'' (کنزالعمال ج۱۳ص۲۱۵)

لیکن اللہ کی مشیت اور قضا وقدر کے فیصلے کے مطابق حضرت عمرؓ تو شام کے سفر سے صحیح سالم واپس تشریف لے آئے۔ مگر حضرت ابوعبیدہؓ وہیں واصل بحق ہوئے۔ ''وکان امر اللہ قدرًا مقدورًا''

کنزالعمال ہی کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا: اگر میں ابوعبیدہ کو پاتا تو ان کو اپنے بعد کے لئے خلیفہ نامزد کرتا اور کسی سے مشاورت بھی نہ کرتا۔ اگر اس بارے میں مجھ سے پوچھا جاتا

تو میں جواب دیتا کہ میں نے اس شخص کو خلیفہ نامزد کیا ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک امین ہے۔

(کنزالعمال ج۱۳ص۲۱۶)

بظاہر یہ بات آپ نے اس وقت فرمائی جب آپ کو ایک شقی ازلی ابولولو مجوسی نے عین نماز کی حالت میں خنجر سے ایسا زخمی کیا کہ اس کے بعد زندہ رہنے کی توقع نہیں رہی اور اپنے بعد کے لئے خلیفہ مقرر کرنے یا نہ کرنے کا اہم مسئلہ آپ کے سامنے آیا۔ واللہ اعلم!

الغرض حضرت عمرؓ کے ان ارشادات سے بھی ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے اس خیال کی پوری تصدیق وتوثیق ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بعد کے لئے خلیفہ مقرر کرنے کا فیصلہ فرماتے تو پہلے نمبر پر حضرت ابوبکر صدیقؓ اور دوسرے پر حضرت عمرؓ اور ان کے بعد ابوعبیدہ ابن جراحؓ کو نامزد فرماتے۔ بلاشبہ حضرت ابوعبیدہ ابن جراحؓ کا یہی مقام ومرتبہ تھا۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ!

سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس سرگودھا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس سرگودھا ۲۱ رستمبر بروز جمعرات بعد نماز عشاء منعقد کی گئی جو کہ فجر کی نماز تک جاری رہی۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امراء صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد اور پیر حافظ ناصر الدین خاکوانی نے کی جبکہ صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد اور پیر حبیب اللہ نقشبندی جھنگ بھی اسٹیج کی زینت رہے۔ کانفرنس کا آغاز قاری عبدالبدی سرگودھا کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مولانا محمد قاسم گجر لاہور اور سید اعجاز حسین کاظمی اسلام آباد نے وقتاً فوقتاً حمد ونعت کے نذرانے پیش کئے۔ کانفرنس سے مولانا مفتی کفایت اللہ، مولانا اللہ وسایا، مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی سرگودھا، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا قاضی احسان احمد کراچی اور مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا، مولانا شاہ نواز فاروقی، مولانا مفتی عبدالقدوس ترمذی، مولانا عبدالقدوس گجر، مولانا عبدالجبار چوکیروی، مولانا مفتی طاہر مسعود، مولانا مفتی شاہد مسعود، پیر سیف اللہ قادری، مولانا ضیاء اللہ بندیالوی، مولانا ثناء اللہ ایوبی، مولانا یعقوب احسن بھلوال، مولانا عبدالرشید سمیت تمام مکاتیب فکر کے علماء کرام اور سیاسی وسماجی رہنماؤں نے شرکت وبیانات کئے۔ مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ منکرین ختم نبوت قادیانی یہ یہودیت کا چربہ ہے اور بقول شاعر مشرق علامہ اقبال ''قادیانی ملک اور اسلام دونوں کے غدار ہیں۔'' کانفرنس میں اکابرین ختم نبوت کے ہاتھوں دس افراد کی دستار بندی بھی کی گئی جنہوں نے مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت پر لعنت بھیج کر دائرہ اسلام میں شمولیت اختیار کی اور تادم زیست دامن مصطفی ﷺ کے ساتھ وابستہ رہنے کا عہد کیا۔ کانفرنس کا اختتام پیر حبیب اللہ نقشبندی جھنگ کی رقت آمیز دعا سے ہوا۔

اصحاب بدر کا اجمالی تعارف

قسط نمبر:30 مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۲۸۱...... معتب بن عبید الاوسیؓ

آپ غزوہ بدر واحد میں شریک ہوئے اور غزوہ رجیع کے دن مرالظہران کے مقام پر شہید ہوئے۔ آپ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ (طبقات ابن سعد ص۳/۴۵۵)

۲۸۲...... معتب ابن عوف ابن عامر الخزاعیؓ

معتب، ابن الحمراء کے نام سے مشہور تھے۔ آپ نے حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ بنو مخزوم کے حلیفوں میں سے تھے اور ایسے ہی مدینہ منورہ کی طرف بھی ہجرت فرمائی۔ رحمت عالم ﷺ نے ان کی ثعلبہ بن حاطب الانصاری کے ساتھ مواخات کرائی۔ آپ نے غزوہ بدر میں شرکت فرمائی۔ آپ ستاون سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ آپ کی عمر وفات کے وقت اٹھتر سال تھی۔

(ابن ہشام ۲/۳۳۹)

۲۸۳...... معتب ابن قشیر ابن ملیل الاوسیؓ

آنجناب نے بیعت عقبہ، بدر، احد میں شرکت فرمائی۔ لاولد فوت ہوئے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ آپ کا نام معتب بن بشیر تھا۔ (سبل الہدیٰ والرشاد ۴/۱۱۸)

۲۸۴...... معقل بن المنذر ابن سرح الخزرجی الانصاریؓ

معقل بیعت عقبہ میں شریک ہوئے اور اپنے بھائی یزید ابن المنذر کے ساتھ بدر میں بھی شرکت فرمائی اور ایسے ہی غزوہ احد میں بھی شریک ہوئے۔ آپ لاولد فوت ہوئے۔ (ابن ہشام ۲/۳۵۵)

۲۸۵...... معمر بن الحارث ابن معمر القرشی الؓ

آپ کی والدہ محترمہ کا نام قتیلہ بنت مظعون تھا۔ سرور دو عالم ﷺ کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے اسلام قبول کیا اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی معاذ بن عفراء کے ساتھ مواخات کرائی۔ آپ غزوہ بدر، احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ حضرت فاروق اعظمؓ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔ (طبقات ابن سعد ۳/۴۰۲)

۲۸۶…… معن ابن عدی ابن الجد مولیٰ الاوسؓ

معن عقبہ ثانیہ میں ستر انصاری کے ساتھ شریک ہوئے۔ قبل از اسلام عربی میں لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ جبکہ اس دور میں عرب میں لکھنا پڑھنا بہت کم تھا۔ سرور کائنات ﷺ نے ان کی زید بن خطاب (برادر حضرت فاروق اعظمؓ) کے ساتھ مواخات کرائی۔ دونوں حضرات نے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرتے ہوئے جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔ معن اپنے بھائی عاصم ابن عدی کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور ایسے ہی احد سمیت تمام غزوات میں شرکت فرمائی۔ جب سرور کائنات ﷺ کی وفات ہوئی تو سب یہ کہہ کر رو رہے تھے اللہ کی قسم ہم چاہتے تھے کہ آپ ﷺ سے پہلے فوت ہوں تاکہ بعد میں آنے والے فتنوں سے بچ جائیں۔ حضرت معن نے فرمایا خدا کی قسم میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ ﷺ سے قبل مروں۔ بلکہ چاہتا تھا کہ آپ کی وفات کے بعد بھی آپ کی ایسے تصدیق کروں جیسے آپ کی زندگی مبارک میں کی۔ آپ نے بھی جنگ یمامہ میں جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کا مقابلہ کرتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔ (ابن ہشام ۶/۳۳۵)

۲۸۷…… معوذ ابن حارث ابن رفاعہ الخزرجیؓ

آپ اور آپ کے بھائی عوف اور معاذ، ابن الحارث کے نام سے معروف تھے۔ ان کی والدہ محترمہ کا نام عفراء تھا۔ ان کے بیٹے کا نام ربیع، بیٹی کا نام عمیرہ تھا۔ ان کی اہلیہ محترمہ کا نام ام یزید بنت قیس تھا۔ جن سے مذکورہ بالا اولاد ہوئی۔ آپ بھی بیعت عقبہ ثانیہ میں ستر انصاری صحابہ کرامؓ کے ساتھ شامل تھے۔ نیز اپنے بھائیوں معاذ اور عوف کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ آپ نے اپنے بھائی عوف کے ساتھ مل کر ابوجہل پر حملہ کیا۔ حتیٰ کہ اسے گرالیا اور قتال جاری رکھا۔ یہاں تک کہ آپ غزوہ بدر میں جام شہادت نوش فرماگئے۔ (طبقات ابن سعد ۳/۴۹۲)

۲۸۸…… معوذ بن عمرو ابن الجموح الخزرجیؓ

آپ اپنے بھائیوں معاذ بن عمرو اور خالد بن عمرو کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور ایسے ہی غزوہ احد میں بھی شرکت فرمائی۔ لاولد فوت ہوئے۔ (الاستیعاب ۴/۱۴۴۲)

۲۸۹…… مقداد بن عمرو ابن ثعلبۃ الکندیؓ

آپ کی کنیت ابومعبد اور ابوعمرو تھی۔ طاقتور لوگوں میں سے تھے اور ان سات حضرات میں سے تھے جنہوں نے پہلے پہل مکہ مکرمہ میں اسلام کا اظہار کیا اور آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے گھوڑے پر سوار ہوکر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قتال کیا۔ حدیث پاک میں ہے کہ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا: ’’مجھے اللہ تعالیٰ نے

چار آدمیوں سے محبت کا حکم فرمایا ہے۔ علیؓ، مقدادؓ، ابوذرؓ اور سلمانؓ۔ ’’مقداد قبل از اسلام حضر موت کے علاقہ میں قیام پذیر تھے کہ ان کا جھگڑا ابن شمر سے ہوگیا تو مقداد نے اس کے پاؤں پر تلوار ماری اور مکہ مکرمہ آگئے تو انہیں عبدیغوث الزھری نے منہ بولا بیٹا بنالیا۔ تو مقداد بن الاسود کے نام سے پکارے جانے لگے۔ یہاں تک کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ’’ادعوھم لآبآءھم ھو اقسط عنداللہ:احزاب:۵ ‘‘یعنی متبنّٰی کو ان کے باپوں کی نسبت سے بلایا کرو۔ تو آپ مقداد بن عمرو کے نام سے پکارے جانے لگے۔ مقداد غزوہ بدر، احد، خندق سمیت تمام غزوات میں سرور دو عالم ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ سیدنا عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔ بوقت وفات آپ کی عمر ستر سال تھی۔ آپ سے ۴۸؍احادیث منقول ہیں۔ (ابن ہشام ۲؍۳۲۷)

۲۹۰...... ابوملیل ابن الازعر ابن زید الاوسیؓ

آنجناب بدر و احد میں شریک ہوئے اور خندق کے موقع پر کہا: ’’ان بیوتنا عورۃ‘‘ جواب میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: ’’وماھی بعورۃ‘‘ آپ لاولد فوت ہوئے۔ (ابن ہشام ۲؍۳۴۴)

فتح مبین بسلسلہ یوم تحفظ ختم نبوت کانفرنس ڈیرہ اسماعیل خان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈی آئی خان کے ذیلی بخاری یونٹ کے زیر اہتمام جامع مسجد خالد بن ولید بستی ترین میں مورخہ ۲۲؍ستمبر ۲۰۱۷ء بعد نماز مغرب دوسری سالانہ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا مفتی حسین احمد عرفان نے فرمائی۔ کانفرنس کا افتتاح مولانا احسان اللہ احسان کی تلاوت سے ہوا۔ نقابت کے فرائض مولانا قاری محمد عرفان نے انجام دیئے۔ مولانا قاری کفایت اللہ قاسمی، مولانا عبدالمجید قاسمی کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے فرمایا کہ پورے اسلام کی بنیاد عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہے اور اس کا تحفظ ہمیں اپنی جان و مال، عزت وآبرو، آل واولاد سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ قاری محمد طارق نے کلمات تشکر ادا کئے۔ جبکہ مولانا اللہ بخش نے مجلس ڈیرہ کی سالانہ کارگزاری پیش کی اور ضلع بھر میں بنائے جانے والے یونٹوں کا بمعہ امیر تذکرہ کرتے ہوئے ان کی خدمات کو سراہا۔ جناب شوکت اللہ صدیقی، قاری سلمان سعیدی، حافظ خبیب احمد اور صوفی خدا بخش نے حمد ونعت کے نذرانے پیش کئے۔ ضلع ڈیرہ کے اکثر جید علماء کرام، قراء حضرات، وکلاء حضرات، صحافی حضرات، تاجر حضرات اور غیور مسلمانوں نے بھرپور شرکت کی۔ مقررین نے قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کا عہد لیا۔ آخر میں ۷؍ستمبر کے حوالہ سے تعارفی پمفلٹ بخاریؒ یونٹ، الشیخ علاؤالدینؒ یونٹ اور خواجہ خان محمدؒ یونٹ کی جانب سے حاضرین مجلس میں تقسیم کئے گئے۔

عام تاریخی نوشتوں سے علم حدیث کے امتیازات

مولوی محمد اشرف علی بستی پوری

ہمارے پاس اس وقت تاریخ کے جو عام ذخیرے ہیں، عموماً ان کا تعلق کسی قوم کی حکومت، کسی عظیم الشان جنگ، کسی قوم کے اخلاق وکردار، الغرض اسی قسم کی منتشر اور پراگندہ گوناگوں چیزوں سے ہے کہ جن کا احاطہ دشوار ہے۔ بخلاف اس کے کہ حدیث اس تاریخ کا نام ہے جس کا تعلق براہ راست خاص شخصی وجود، یعنی سرور کائنات ﷺ کی ذات اقدس سے ہے۔ ایک قوم، ایک ملک، ایک حکومت اور ایک جنگ کے تمام اطراف وجوانب کو صحیح طور سے سمٹ کر بیان کرنا ایک طرف ہے اور دوسری طرف ملک نہیں، ملک کی کوئی خاص قوم، یا کسی قوم کا کوئی قبیلہ، یا کسی قوم کا کوئی خانوادہ نہیں بلکہ صرف ایک واحد بسیط شخص کی زندگی کے واقعات کا بیان کرنا ہے۔ خود اندازہ کیجئے کہ احاطہ وتدوین کے اعتبار سے دونوں کی آسانی ودشواری میں کوئی نسبت ہے؟۔

اوّل الذکر میں کوتاہیوں، غلط فہمیوں اور غلطیوں کے جتنے قوی اندیشے ہیں یقیناً اسی نسبت سے ثانی الذکر میں صحت وواقعیت کی عقلاً توقع کی جاسکتی ہے۔

دوسرا امتیاز جو پہلے امتیاز سے بہت زیادہ اہم ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ اور ان کے مورخوں یعنی صحابہ کرامؓ کا باہمی تعلق ہے۔ بلاشبہ اس وقت ہمارے سامنے مختلف اقوام وممالک، سلاطین اور حکومتوں کی تاریخیں ہیں، لیکن جن مورخوں کے ذریعہ سے یہ تاریخیں ہم تک پہنچی ہیں۔ کیا ان میں کسی تاریخ کا اپنے مؤرخ یا مؤرخین سے وہ باہمی ارتباط وتعلق تھا جو حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھا؟ سب سے پہلی بات تو یہی ہے کہ مشکل ہی سے آج کوئی ایسا تاریخی حصہ ہمارے پاس نکل سکتا ہے جس کے مورخین خود ان واقعات کے عینی شاہد ہوں، بلکہ عموماً ان تاریخوں کی تدوین یوں ہی ہوئی ہے کہ ابتداء میں مبہم مجہول الحال افواہوں کی صورت میں واقعات ادھر ادھر بکھرے رہے۔ پھر ان سے جب کسی کو شوق ہوا تو اس نے قلم بند کرنا شروع کیا۔ پھر خود اس مورخ ہی نے یا اس کے بعد والوں نے قرائن وقیاسات سے جہاں تک ممکن ہوا۔ جس حصہ کو چاہا باقی رکھا۔ جسے چاہا قلم زد کردیا۔ یہ تو ابتداء میں ہوا، بعد کو جوں جوں ان قلم بند شدہ واقعات پر زمانہ گزرتا گیا اوراق میں زیادہ بوسیدگی پیدا ہوئی۔ کیڑوں کی خوراک سے بچ کر جو حصہ باقی رہا پچھلی نسلوں کے لئے وہی تاریخی وثیقہ بن گیا۔ لیکن مذکورہ بالا کلیہ سے تاریخ کے بعض حصے مستثنیٰ بھی ہیں۔ خصوصاً اسلامی دور میں مسلمان بادشاہوں کے حکم سے جب تاریخوں کی تدوین کا سلسلہ شروع ہوا اور باضابطہ شاہی وسائل وذرائع

سے مورخوں کو واقعات فراہم کرنے میں امداد دی گئی یقیناً ان کتابوں کی نوعیت قدیم تاریخوں سے بالکل جداگانہ ہے۔

بہرحال کتنے بھی وسائل وذرائع مہیا ہوں لیکن ان مورخوں کو ان کے واقعات سے یا صاحب واقعات سے قطعاً وہ تعلق نہ تھا اور نہ ہوسکتا ہے، جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ذات قدسی صفات سے تھا، یہی نہیں کہ ان بزرگوں نے حضور ﷺ کے ہاتھ پر ایمان واسلام کی بیعت کی تھی، آپ کی نبوت پر ایمان لائے تھے، آپ سے ان کو وہ تعلق تھا جو ایک امتی کو اپنے پیغمبر سے ہونا چاہئے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر جیسا کہ واقعات سے پتہ چلتا ہے وہ اپنے ماں باپ، بیوی بچوں بلکہ اپنی جانوں سے بھی زیادہ حضور ﷺ کی زندگی کو عزیز رکھتے تھے۔ وہ سب کچھ آپ ﷺ کی ذات اقدس پر قربان کرنے کے لئے تیار تھے۔ گویا ایک قسم کے عشق وسرمستی کے نشہ میں مخمور تھے۔ یقیناً یہ ایسا امتیاز ہے جو کسی تاریخی واقعہ کو اپنے مورخین کے ساتھ حاصل نہیں۔ آخر دنیا کی ایسی کون سی تاریخ ہے کہ جس کے بیان کرنے والے مورخین اس تاریخ سے ایسا والہانہ تعلق رکھتے ہوں کہ بیان کرتے جاتے ہیں اور روتے جاتے ہیں۔ کانپتے جاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے متعلق راوی کا بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ کی طرف سے منسوب کر کے بہت کم حدیثیں بیان کرتے تھے۔ لیکن اگر کبھی زبان پر حضور ﷺ کا نام آجاتا، تو ”ارتعدت ثیابه، منتفخ او داجه، مغرورقة عیناه “یعنی کانپنے لگتے اور ان کے کپڑوں میں تھرتھری پیدا ہوجاتی، رگیں پھول جاتیں اور آنکھیں آنسوؤں سے بھر جاتیں۔

آپ ﷺ کی ذات اقدس سے اس قدر محبت اور والہانہ تعلق تھا کہ دوست کی نہیں بلکہ ایک دانا دشمن عروہ بن مسعود ثقفی (جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) کا بیان ہے، جو صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش کو صحابہ کرامؓ کے اس محبت کے نشہ کی خبر کتنے صحیح الفاظ میں دی تھی۔

صحیح بخاری شریف میں ہے: ”لوگو! خدا کی قسم مجھے بادشاہوں کے دربار میں بھی باریابی کا موقع ملا ہے۔ قیصر، کسریٰ اور نجاشی کے سامنے حاضر ہوا ہوں۔ خدا کی قسم! میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا جس کی لوگ اتنی عظمت کرتے ہوں جتنی محمد (ﷺ) کے ساتھی محمد (ﷺ) کی کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! جب وہ بلغم تھوکتے ہیں تو نہیں گرتا ہے وہ لیکن ان کے ساتھیوں میں سے کسی آدمی کے ہاتھ میں، پھر وہ اپنے چہرہ اور اپنے بدن پر اسے مل لیتا ہے۔ (محمد ﷺ) جب کسی بات کا انہیں حکم دیتے ہیں اس کی تعمیل کی طرف وہ جھپٹ پڑتے ہیں، جب محمد (ﷺ) وضو کرتے ہیں، تو اس وقت ان کے وضو کے پانی پر آپس میں الجھ پڑتے ہیں، جب محمد (ﷺ) بات کرتے ہیں تو ان کی آوازیں پست ہوجاتی ہیں، محمد (ﷺ) کو نگاہ بھر کر ان کی عظمت کی وجہ سے وہ نہیں دیکھ سکتے۔“

اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ جس جماعت کے نشہ محبت کا یہ حال ہو، جو تھوک اور وضو کے غسالہ تک کو اپنے اندر پیوست کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں گویا باہم الجھ پڑتے تھے تو زبان مبارک سے نکلے ہوئے کلمات مبارکہ اور آپ ﷺ کی ہر ہر ادا پر اپنی جانوں کو قربان کرنے کے تعلق سے کیا کم حال ہوگا؟۔

جب کہ اس تاریخ اور اس کے راویوں کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ مذکورہ بالا تعلقات کے علاوہ براہ راست مؤرخوں یا چشم دید راویوں اور گواہوں نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت ہی اس بات پر کی تھی کہ تاریخ کے اس عجیب وغریب واقعہ کے ہر ہر جزا یک ایک خط وخال کے زندہ نقوش اپنے اندر پیدا کریں گے۔ انہوں نے جس قرآن کو خدا کی شریعت اور قدرت کا قانون یقین کر کے مانا تھا، اس میں بار بار مطالبہ کیا گیا تھا کہ تم میں سے ہر ایک کی زندگی کا نصب العین صرف یہی ہونا چاہئے کہ جو کچھ محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، اسے سنو، سن کر یاد رکھو اور اس پر ایمان لاؤ اور محمد رسول اللہ ﷺ جو کچھ کرتے ہیں ان کی ہر ہر ادا پر نگاہ رکھو اور ٹھیک من وعن اسی طرح انجام دینے کی کوشش کرو۔ ’’وما اتاکم الرسول فخذوہ ومانھا کم عنہ فانتھوا ‘‘ اور رسول نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اسے پکڑے رہو اور جس سے انہوں نے روکا ہے اس سے رک جاؤ۔

’’وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ ‘‘ ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا لیکن صرف اس لئے کہ اس کی اطاعت وپیروی خدا کے حکم سے کی جائے۔

سمع وطاعت، اطاعت واتباع کے ان پر جلال مطالبوں سے قرآن ان لوگوں کے سامنے گونج رہا تھا جو ہر چیز سے دست بردار ہو کر صرف اس کی آواز میں گم ہونے کا آخری اور قطعی فیصلہ کر چکے تھے۔ بتایا جائے کہ دنیا کے کسی تاریخی واقعہ سے اس کے مورخین اور راویوں کا یہ تعلق ہے؟ اسی پر بس نہیں بلکہ ان مورخین کو باضابطہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر ہر قول وفعل کو دوسروں تک مسلسل پہنچانے کا ذمہ دار بنایا گیا کہ ہر حاضر غائب کو اور ہر پہلا پچھلوں کو بتاتا چلا جائے۔

حجۃ الوداع کے تاریخی خطبہ میں اللہ کو گواہ بنانے اور خود صحابہ کرامؓ کو گواہ بنانے کے بعد یہ اعلان فرمایا جاتا ہے۔’’الا فلیبلغ الشاھد الغائب ‘‘ سنو! چاہئے کہ حاضر غائب تک پہنچا دے۔ اور ’’احفظوھن واخبروبھن من وراء کم ‘‘ ان باتوں کو یاد رکھو اور جو لوگ تمہارے پیچھے ہیں انہیں اس سے مطلع کرتے رہنا۔

یہ حدیث اگرچہ باعتبار شان ورود خاص ہے لیکن اس کا حکم عام ہے۔ حافظ ابن حجرؒ اس فقرہ کی شرح میں لکھتے ہیں۔ ترجمہ!’’ یہ ان لوگوں کو بھی شامل ہے جن کے پاس سے یہ لوگ آئے تھے اور یہ بات مکان کے لحاظ سے ہے اور ان آئندہ نسلوں کو بھی شامل ہے جو بعد کو پیدا ہونے والی ہیں اور یہ بات زمانے

کے حساب سے ہوگی۔‘‘ تو اس فریضہ اور امرواجبی نے حضرات صحابہ کرامؓ کو تلوار کی دودھاریوں کے مابین لاکھڑا کردیا کہ اگر تاریخ بلفظ غایت ادب حدیث شریف بالکلیہ بیان ہی نہیں کرتے تو ایک جانب اس حکم تبلیغ کی صریح مخالفت اور قرآن شریف کی آیت:’’ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات ‘‘یعنی جو لوگ چھپاتے ہیں اس چیز کو جسے ہم نے اتارا ہے اور جو کھلی کھلی باتوں اور سوجھ بوجھ (ہدایت) کی باتوں پر مشتمل ہے اور اس کے بعد چھپاتے ہیں، جب کہ انسانوں کے لئے ہم نے اسے بیان کردیا ہے، یہی لوگ ہیں جن پر خدا بھی لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں۔

اور حدیث پاک’’من سئل عن علم کتمه الجم یوم القیامة بلجام من نار ‘‘﴿جس کسی سے علم کی کوئی بات پوچھی جائے اور اسے وہ چھپائے تو قیامت کے دن آگ کی لگام اسے پہنائی جائے گی۔﴾ کی وعید کے مصداق ٹھہرتے۔

اور دوسری جانب حدیث پاک بیان کرنے میں حزم واحتیاط کے پہلو کو نہ اپنانے، بلکہ صریح حکم تبلیغ کی مخالفت سے اپنی ذات کو بچانے، نیز کتمان علم سے بچاؤ کرنے اور مزید برآں حدیث پاک’’نضر الله امرأ سمع منا شیئاً فبلغه کما سمعه ‘‘یعنی اللہ پاک تروتازہ رکھے اس بندے کو جس نے ہماری بات سنی اور ویسے ہی اسے دوسروں تک پہنچادیا۔ (یہ روایت معناً متواتر کے درجہ میں ہے۔ کیونکہ اسے ۳۴ صحابہ کرامؓ نے روایت کی ہے) کی دعا وفضیلت کو حاصل کرنے میں لگ جاتے تو فطرتاً بے توجہی ولاپرواہی کا شکار ہوکر بعض باتیں اپنی جانب سے بھی حضور اکرم ﷺ کی جانب منسوب کردیتے، جس کی بناء پر’’ومن اظلم ممن افتری علی الله کذبا ‘‘یعنی’’اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جو بہتان باندھے اللہ پر۔‘‘

اور حدیث پاک’’من کذب علی متعمداً فلیتبوا مقعده من النار ‘‘یعنی جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ باندھا، چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں تیار کرلے۔ (اس حدیث کو ۷۸ صحابہ کرام نے روایت کیا ہے۔ لہٰذا یہ متواتر ہے) کی وعید کے مصداق ٹھہرتے۔ جس کے نتیجہ میں ان حضرات کی حدیث پاک بیان کرتے وقت عجیب وغریب نا قابل بیان کیفیت ہوجاتی تھی۔ حضرت ابن مسعودؓ کا واقعہ گزرا کہ آنکھوں سے آنسو رواں دواں ہوجاتے۔ اسی طرح حضرت ابوذر غفاریؓ حدیث بیان کرتے وقت چیخ مار کر بیہوش ہوجاتے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ تو فرماتے ہیں کہ:’’حدیث میں کذب بیانی سے زیادہ بہتر ہے کہ میں آسمان سے گر کر مرجاؤں۔‘‘ اور حضرت ابوہریرہؓ (کہ جن سے سب سے زیادہ احادیث مروی ہیں) کا یہ دوامی قاعدہ تھا کہ’’اپنی حدیث جس وقت بیان کرنی شروع کرتے تو کہتے! رسول اللہ، صادق ومصدوق، ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا کہ:’’جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ باندھا چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ آگ میں تیار کرلے۔‘‘

واضح رہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے اقوال وافعال، مہمات شریعت اور اساسی امور کے متعلق صرف

اسی حکم پر اکتفاء نہیں فرماتے کہ تم لوگ اسے یاد رکھنا، بلکہ باضابطہ اس کی نگرانی فرماتے اور نگرانی کا حال بخاری شریف کی اس روایت سے بخوبی معلوم ہو جائے گا۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت براء بن عازبؓ کو سوتے وقت پڑھنے کے لئے دعا سکھائی۔ پھر فرمایا کہ اسے دہراؤ، تو انہوں نے آخری فقرہ ”آمنت بکتابك الذی انزلت وبنبیك الذی ارسلت ”میں“ بنبیك “کے لفظ کو” رسولك “سے بدل دیا جو تقریباً ہم معنی لفظ ہے۔ یعنی نبی کے بجائے رسول کا لفظ استعمال کیا۔ لیکن آنحضرت ﷺ نے چونکہ اپنی زبان مبارک سے ”نبیك “کا لفظ ادا فرمایا تھا حکم ہوا کہ میں نے یہ نہیں کہا، وہی کہو جو میں نے بتایا ہے۔ ظاہر ہے کہ قانونی طور پر سونے کی دعا کی حیثیت ان شرعی حقائق کی سی نہیں ہے کہ جنہیں فرض وواجب کے ذیل میں شمار کیا جاتا۔ لیکن اس کے باوجود اس قدر سخت نگرانی تھی۔

بخاری شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کی عادت مستمرہ رہی ہے کہ ”انه کان اذا تکلم بکلمة اعادها ثلثا“ جب کوئی کلام فرماتے تو اسے تین دفعہ دہراتے۔ تاکہ بلفظہٖ کلام پورے طور پر مؤرخین صحابہ کرامؓ کے ذہن میں مستحضر ہو جائے۔ کیا دنیا میں کوئی ایسی تاریخ بھی موجود ہے، جس نے اپنے مؤرخین کی اور راویوں کے بیان واداکی خود نگرانی کی ہو اور ایسی کڑی نگرانی؟ یقیناً جواب نفی میں ہوگا۔

ختم نبوت کانفرنس کلاچی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داران کی جدوجہد اور مولانا قاری محمد طارق امیر ختم نبوت ڈیرہ، مولانا محمد حمزہ لقمان مبلغ ڈیرہ، مولانا اللہ بخش، مفتی قاضی نصیرالدین کی مشاورت سے کلاچی میں صدیق اکبرؓ کے نام سے ایک یونٹ کا قیام عمل میں لیا گیا۔ جس میں ۷ ار اگست بروز جمعرات ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ کانفرنس میں مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا محمد حمزہ لقمان نے خصوصی شرکت کی۔ صدارت مولانا محمد زمان حقانی نے کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض قاضی وجیہ الدین نے سرانجام دیئے۔ قاری احسان اللہ احسان کی تلاوت سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ ختم نبوت پر قاری قمرالزمان قمر نے ایک ترانہ پیش کیا۔ بعدازاں مہمانان خصوصی کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے عقیدہ ختم نبوت کے ساتھ ساتھ ملکی حالات پر بھی احسن انداز میں گفتگو کی اور فرمایا ہم ملک کے وفادار ہیں جس طرح ملکی سرحدات کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے۔ اسی طرح نظریاتی سرحدات کی حفاظت کرنا بھی اہم فریضہ ہے اور اس میں اساسی حیثیت عقیدہ ختم نبوت کو حاصل ہے۔ لہٰذا پاکستان کے کسی بھی شعبہ سے تعلق رکھنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت میں کوتاہی نہ کریں۔ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کی دعا پر اس کانفرنس کا اختتام ہوا۔

نبوت کا منصب نبی کریم ﷺ پر ختم ہو چکا

مفتی فداء الرحمٰن سیال

حضرت سلطان نظام الدین اولیاء ؒ کے زمانہ میں ایک بادشاہ گزرا ہے علاؤ الدین خلجی، جو اپنے آقا جلال الدین خلجی کو قتل کر کے بادشاہ بنا تھا۔ یہ بادشاہ جاہل محض تھا۔ اس کی ساری زندگی جاہل خلجیوں میں بسر ہوئی تھی۔ پڑھنے لکھنے سے وہ بالکل ناآشنا تھا۔ اجڈ پن اور حیوانیت اس کی طبیعت کے جوہر تھے۔ اپنے اجڈ پن اور جہالت کی بنا پر خام خیالیوں میں گم رہتا تھا۔ شراب کی محفل منعقد کرتا اور اپنے مصاحبوں سے کہتا کہ مجھے اس بارے میں مشورے دو کہ میں کس طرح نیا مذہب جاری کروں، جس طرح حضرت محمد ﷺ نے اپنی قوت اور شوکت سے شریعت قائم فرمائی۔ ان کے چاروں خلفاء نے اس شریعت کو مضبوط بنایا۔

اسی طرح اگر میں بھی اپنے امراء الماس بیگ الغ خان، ملک ہزبر الدین ظفر خان، ملک نصرت خان اور سنجر الپ خان کی قوت اور سہارے کے بل پر ایک نیا مذہب جاری کروں، تو پھر یقیناً روز قیامت تک میرا نام دنیا میں باقی رہے گا۔ تو آخر کون سا طریقہ اختیار کرنا چاہئے کہ میرا جاری کیا ہوا مذہب محدثین اور اہل علم کی نگاہوں میں وقار حاصل کرے اور ان کے حلقے میں یہ مروج ہو۔ علاؤ الدین محض جاہل تھا اس وجہ سے حضرت سلطان نظام الدین اولیاء ؒ اور دیگر اہل علم اس کی ان باتوں سے بہت رنجیدہ ہوتے اور بادشاہ کے لئے دین اسلام پر قائم رہنے کی دعا فرماتے۔

بادشاہ تھا کہ اپنے خبط خیالیوں میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس کے رعب و دبدبہ کی وجہ سے کوئی اسے کچھ نہ کہہ سکتا تھا۔ اس کے مصاحبوں میں سے بعض دانا قسم کے لوگ خاموش رہتے اور دوسرے لوگ بادشاہ کی ہاں میں ہاں ملاتے اور اس کی جاہلیت میں اضافہ کرتے رہتے۔

دہلی کا ایک کوتوال ملک علاؤ الدین عرف علاؤ الملک جو بہت زیادہ موٹا تھا۔ اس لئے وہ مہینے میں ایک بار صرف پہلی تاریخ کو بادشاہ کی محفل شراب میں شرکت کیا کرتا تھا۔ جب اس کوتوال نے بادشاہ کی یہ خام خیالیاں سنیں تو اس سے رہا نہ گیا۔ اس نے سوچا کہ اب موت کا وقت قریب ہے چند روزہ زندگی کے لئے بادشاہ کی خوشی کی پرواہ کرنا اور سچی بات پر پردہ ڈالنا کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے۔ بادشاہ کے عتاب سے بالکل نہیں ڈرنا چاہئے۔ عمر کے آخری ایام ہیں اگر شہادت مل جائے تو کچھ برا نہیں ہوگا۔

کوتوال علاؤ الملک ایک سچا مسلمان اور مذہبی امور سے تھوڑا بہت واقف تھا، اس نے بادشاہ کی

بات سنتے ہی عرض کی کہ اگر اس مجلس میں بادہ نوشی کے دور کو ذرا روک دیا جائے اور مجلس کو اغیار سے خالی کردیا جائے تو پھر یہ خادم اپنی ناقص رائے کا کچھ اظہار کرسکے۔ اگر میری گزارش پسند آئے تو زہے نصیب! ورنہ اس ضعیف العمر غلام کو جس کی عقل دن بدن خراب ہوتی جارہی ہے معاف فرمایا جائے۔

بادشاہ نے علاؤ الملک کی درخواست قبول کرلی۔ مجلس روک دی اور مجلس میں سوائے بادشاہ اور علاؤ الملک کے جب کوئی نہ رہا تو علاؤ الملک نے ہاتھ باندھ کر بادشاہ سے عرض کی کہ شریعت کا تعلق انبیاء کرام سے ہے اور ان کی نبوت وحی آسمانی سے تعلق رکھتی ہے۔ نبوت کا منصب حضرت محمد ﷺ پر ختم ہوچکا ہے اب کسی نبی نے نہیں آنا۔ اگر اب آپ کسی بھی نئے مذہب کا اجراء کا اعلان کریں گے تو تمام مسلمان آپ کے مخالف ہوجائیں گے اور سارے ملک میں فتنہ فساد کا دروازہ کھل جائے گا۔

میرے ناقص خیال میں یہی بہتر ہے کہ آپ اس قسم کا خیال ہرگز ہرگز دل میں نہ لائیں کیونکہ اب کسی بھی انسان کے لئے اس منصب کو حاصل کرنا ناممکن ہے۔

بادشاہ نے جب علاؤ الملک کی یہ باتیں سنی تو تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہوگیا، پھر بولا علاؤ الملک! تو نے جو کچھ کہا: سچ کہا۔ میں اب کبھی بھی اس قسم کا خیال اور باتیں نہ کروں گا۔ جب علاؤ الملک کی اس حق گوئی کا دوسرے امراء کو پتہ چلا تو ان میں سے ہر ایک نے علاؤ الملک کو دو دو گھوڑے اور شمشیر مرصع بطور انعام کے دیئے۔ حضرت سلطان نظام الدین ؒ کو جب پتہ چلا تو بہت خوش ہوئے اور علاؤ الملک کوتوال کے لئے دعا خیر فرمائی۔ (تاریخ فرشتہ از محمد قاسم فرشتہ ج۱، ص۲۴۵، ۲۴۶ ناشر المیزان لاہور)

جامع مسجد محمد عربی ﷺ میں ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۸؍اگست ۲۰۱۷ء بروز جمعہ بعد از نماز مغرب جامع مسجد محمد عربی ﷺ ڈی آئی خان میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ کانفرنس مولانا قاری محمد طارق امیر مجلس ڈی آئی خان کی علالت کے باوجود ان کی سرپرستی میں منعقد ہوئی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا قاری احسان اور مولانا قاری عنایت اللہ عثمانی نے سرانجام دیئے۔ مولانا خلیفہ محمد طیب نے کانفرنس کی صدارت فرمائی۔ تلاوت مولانا قاری عبدالباسط نے کی۔ مولانا محمد حمزہ لقمان نے قرآنی آیات کی روشنی میں عقیدۂ ختم نبوت پر بیان کیا۔ ان کے بعد استاذ القراء قاری عبداللطیف نے اپنے مخصوص انداز میں تلاوت کی۔ مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان نے عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے بڑا دلنشیں اور نظریاتی بیان فرمایا۔ بائبل سے بھی حضرت محمد عربی ﷺ کی عظمت وفضیلت اور ختم نبوت کو دلائل وبراہین کی روشنی میں واضح کیا۔ مولانا مفتی محمد راشد مدنی کے بیان کے بعد حضرت خلیفہ محمد طیب کی دعا پر اس کانفرنس کا اختتام ہوا۔

آپ بیتی ...... سکھ مذہب سے دین اسلام تک

قسط نمبر:2

ڈاکٹر مفتی عبدالواحد: امریکہ

نعمت عظمیٰ کے حصول کے بعد گھر روانگی

جب مقدس نعمت سے سرفراز ہوچکا تو اپنے گھر کو روانہ ہوا۔ بس کی چھت پر جگہ ملی اور بھی لوگ چھت پر سوار تھے۔ ہر ایک اپنے اپنے خیال اور مشغولیت میں مست تھا۔ میں اپنی سوچوں کے سیلاب میں ڈوبا جارہا تھا۔ دل میں نہایت خوشی ومسرت تھی۔ تقریباً ۱۲ کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا تھا کہ میری سوچوں کی طغیانی نے مخالف سمت رخ کیا۔ وہ اس طرح کہ میں خوشی خوشی آ رہا تھا اور ایمانی کیفیات سے دل باغ باغ تھا۔ اچانک یہ خیال آیا کہ اسلام تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قبول کرلیا۔ لیکن جب اہل خانہ کو قبول اسلام کا علم ہوگا۔ تو وہ تکالیف دیں گے۔ گھر سے نکال دیں گے۔ ہر قسم کی مراعات سے محروم کردیں گے۔ جانی نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں۔ ان ممکنہ حالات میں تحمل مشکل ہوگا اور کم سنی کی وجہ سے والدین کی یاد بھی ستائے گی۔ جب گاؤں کے قریب پہنچا تو دل میں یہ خیال بار بار آ رہا تھا کہ گھر والوں کو کیا بتاؤں گا کہ میں کہاں گیا تھا۔ کیونکہ میرے شب وروز کچھ اس طرح بسر ہوتے تھے کہ اسکول سے گھر اور گھر سے سکول۔ فارغ اوقات میں والد صاحب کے ساتھ کھیتی باڑی کرنے کھیتوں میں مدد کے لئے چلا جاتا۔ کبھی گاؤں سے کسی دوسری جگہ جانا نہیں ہوتا تھا۔ حتیٰ کہ گاؤں سے قریب شہر سرگودھا بھی بہت کم جانا ہوتا۔ اس لئے یہ فکر دامن گیر تھی کہ گھر والوں نے پوچھنا تو ضرور ہے کہ کہاں غائب رہے اور سردیوں کے دن چھوٹے ہوتے ہیں اور دن پورا گزر چکا تھا۔ بہرحال سوچوں میں مگن گھر پہنچ گیا۔ والدہ صاحبہ نے پہنچتے ہی پوچھا کہ بیٹا پورا دن کہاں گزارا تو میں نے والدہ صاحبہ سے نہایت معصومیت سے عرض کیا کہ کسی دوست کو ملنے گیا تھا۔ انہوں نے بھی مزید بازپرس نہ کی اور باقی گھر والوں میں سے کسی کو میری عدم موجودگی کا علم نہ ہوا۔

اب قبول اسلام کے بعد میرا یہ ارادہ تھا کہ اپنے قبول اسلام کے بارے میں گاؤں کی بڑی جامع مسجد میں اعلان کروں۔ اس بارے میں، میں نے اپنے چند مسلمان رازدان دوستوں اور اپنے اسکول کے استاذ گرامی جناب شمشیر علی صاحب سے مشورہ کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ ابھی صورت حال کے تحت اپنے قبول اسلام کو خفیہ رکھو۔ نیز یہ تمہارے میٹرک کے امتحانات قریب ہیں۔ لہٰذا بہتر ہے کہ میٹرک کے امتحانات اور نتائج کے بعد اپنے گھر والوں اور دیگر خاندان والوں کو کسی مناسب موقع پر اپنے قبول اسلام کے بارے میں بتانا۔ کیونکہ ابھی فی الفور تمہارے قبول اسلام کا اعلان تمہارے گھر اور خاندان والوں میں اشتعال پیدا کرسکتا

ہے۔ لہٰذا استاذ گرامی اور دوستوں کے مشورہ سے کچھ عرصہ تک اپنے قبول اسلام کو مخفی رکھا۔

نماز پڑھنے کا شوق اور مشکلات

نماز سیکھنے کے بعد میری یہ کوشش ہوا کرتی تھی کہ میں پانچوں وقت کی نماز ادا کروں۔ کوئی نماز مجھ سے قضا یا رہ نہ جائے۔ ان نمازوں کی ادائیگی میں جو سب سے بڑا مسئلہ درپیش تھا۔ وہ یہ کہ اگر میں نمازوں کی ادائیگی گاؤں کی مسجد یا گاؤں کی آس پاس کی مساجد میں ادا کرتا ہوں تو گھر والوں کو پتہ چل جائے گا۔ لیکن نمازوں کو ادا کرنے اور اسلام کے دیگر احکامات پر عمل کرنے کے لئے ایمانی کیفیت کے ساتھ میرا دل ہر وقت بے قرار اور بے چین رہتا تھا۔ اس لئے نمازوں کو وقت پر ادا کرنے کے لئے دل و دماغ میں اس بارے میں سوچتا رہتا تھا۔ لیکن ایک عرصہ تک نمازوں کی ادائیگی کا طریقہ کار یہ بنایا کہ میں اسکول کا کام کرنے کے لئے صبح فجر کی اذان کے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوتا۔ چونکہ گھر والے اس وقت تک سوئے ہوئے ہوتے تھے۔ لہٰذا میں وضو کر کے گھر کے صحن میں کپڑا بچھا کر فجر کی نماز ادا کرتا اور کبھی کبھار فجر کی نماز ادا کرنے کے لئے گھر سے بڑی چادر اوڑھ کر اور اس سے منہ کا کافی حصہ ڈھانپ کر مسجد چلا جاتا اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرتا۔ امام صاحب جونہی سلام پھیرتے مسجد سے اٹھ کر جلدی سے گھر واپس آجاتا۔ تاکہ کوئی مسلمان واقف کار بھائی مسجد میں دیکھ کر خوشی کے عالم میں میرے خفیہ اسلام کو میرے گھر والوں یا اور لوگوں میں ظاہر نہ کردے۔

لہٰذا مسجد میں یا گھر میں فجر کی نماز کے بعد معمول کے مطابق صبح کی چہل پہل شروع ہوجاتی۔ میں صبح ناشتہ کے بعد تیار ہوکر اسکول روانہ ہوجاتا۔ اسکول سے واپسی کے بعد ظہر، عصر اور مغرب گھر میں تھوڑی دیر کے لئے کمرے کا دروازہ بند کر کے گھر والوں کے ڈر اور خوف کے درمیان اپنی نماز ادا کرتا۔ اکثر یہ ہوتا کہ اسکول سے گھر واپس آکر والد صاحب کے پاس کھیتی باڑی میں ان کا ہاتھ بٹانے کے لئے کھیتوں میں چلا جاتا۔ چونکہ وہاں سے شام ہی کو گھر واپسی ہوا کرتی تھی۔ لہٰذا وہاں موقع نکال کر بانس یا کپاس کے کھیتوں میں یہ تینوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر پڑھتا۔ نماز کی ادائیگی کے دوران اکثر یہ ہوتا کہ ان کھیتوں میں موجود مچھر میرے ہاتھوں اور پیروں پر کاٹتے اور ان کے کاٹنے کی وجہ سے نشان پڑ جاتے۔ والد صاحب کی جب ان مچھروں کے کاٹے ہوئے نشانوں پر نظر پڑ جاتی تو پوچھتے کہ یہ کیا ہوا ہے؟ تو میں جواباً عرض کرتا کہ کھیتوں میں قضائے حاجت کے لئے گیا تھا۔ لہٰذا وہاں مچھروں نے کاٹا اور جھوٹ سے بچنے کے لئے نمازوں کی ادائیگی سے پہلے اکثر ضرورت کے تحت قضائے حاجت سے فراغت حاصل کرتا۔ یہ اسلام کی ہی برکت تھی کہ کم عمری میں اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں جھوٹ سے نفرت پیدا کردی تھی۔ اسی ڈر سے کہ والد صاحب نے اگر پھر مچھر کے کاٹنے کے نشان دیکھ کر کچھ پوچھا تو جھوٹ نہ ہوجائے۔ میں نمازوں سے قبل قضائے حاجت

کے بشری تقاضا کو کھیتوں میں پورا کرتا تھا۔ وہاں سے دوسری جگہ کھیتوں میں اپنی نمازیں ادا کرتا۔

عشاء کی نماز کبھی میں مسلمان رازداں دوستوں کے گھر پڑھتا اور کبھی یہ نماز گھر میں گھر والوں کے سوجانے کے بعد گھر کے صحن میں یا پھر کمرے میں موجود شوکیس کے پیچھے پڑھتا۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ عشاء کی نماز کی ادائیگی کے لئے ایک مسلمان رازداں دوست کے گھر گیا تو وہاں پہلے سے موجود دیگر رازداں دوستوں کے ساتھ نماز باجماعت کی ادائیگی کا پروگرام بنا اور جو دوست اس نماز کی امامت کے لئے کھڑا ہوا میں نے اس سے کہا کہ قرأت دھیمی آواز میں کرنا۔ زیادہ بلند آواز میں قرأت نہ کرنا۔ لہٰذا عشاء کی نماز شروع ہوگئی۔ خدا معلوم کہ میرے ایک بھائی کو کس نے خبر کردی کہ جس گھر میں ہم لوگ نماز ادا کر رہے تھے۔ وہ اس گھر میں ایک مسلمان واقف کار کے ساتھ آ گئے۔ مگر فوری طور پر وہ بھی کچھ نہ پائے کہ نماز کہاں ادا ہو رہی ہے۔ لہٰذا وہ اس گھر کے صحن سے واپس جانے لگے تو ساتھ آئے ہوئے مسلمان بھائی نے ان سے کہا کہ ذرا اور آگے کمروں میں چل کر دیکھتے ہیں۔ کیونکہ تلاوت قرآن کی آواز آ رہی ہے اور نماز ہو رہی ہے۔ چنانچہ جس کمرے میں ہم نماز ادا کر رہے تھے بھائی صاحب نے اس کمرے کی کھڑکی سے مجھے دیگر دوستوں کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھ لیا۔ مگر مجھے اس موقع پر کچھ کہے بغیر واپس چلے گئے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد مجھے جب یہ بات پتا چلی کہ اس طرح سے میرا بھائی مجھے نماز پڑھتا دیکھ گیا ہے۔ تو میں نے ایک دوست کو اپنے گھر کی طرف بھیجا کہ وہ معلوم کرے کہ جو کچھ میرا بھائی دیکھ گیا ہے۔ گھر اور خاندان والوں میں اس کا فوری طور پر کیا ردعمل ہوا ہے؟۔ وہ دوست جب میرے گھر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ میرے اہل خانہ اور خاندان کے دیگر افراد میرے بارے میں چہ میگوئیاں کر رہے ہیں۔ لہٰذا وہ دوست یہ صورت حال دیکھ کر کافی گھبرایا ہوا واپس آیا اور جو کچھ دیکھ چکا تھا۔ پریشانی کے عالم میں بتانے لگا۔ اس دوست کی بات سن کر اور پریشانی دیکھ کر میں نے اس سے کہا تم کیوں پریشان ہوتے ہو؟۔ پریشان تو مجھے ہونا چاہئے۔ کیونکہ معاملہ تو میرا ہے۔ لہٰذا اس کو اور دیگر وہاں موجود دوستوں کو تسلی دیتا ہوا میں وہاں سے گھر جانے کے بجائے سیدھا اپنے اسکول ٹیچر محترم شمشیر علی صاحب کے پاس گیا۔ ان کو مذکورہ بالا ساری صورت حال بتائی۔ تو انہوں نے فرمایا کہ: ابھی تو تم گھر جاؤ اور گھر والوں کے ردعمل اور صحیح صورت حال کے بارے میں معلوم کرو۔ باقی اللہ مالک ہے۔ اگر تمہارے اہل خانہ اور خاندان کی طرف سے تمہارے لئے کوئی سنگین مسئلہ درپیش ہوا تو فکر نہ کرو۔ میں اور دیگر مسلمان تمہاری بھرپور مدد اور حفاظت کے لئے تیار ہیں۔ ان کی تسلی آمیز گفتگو کے بعد میں ڈر اور خوف کی کیفیت لئے گھر کی طرف روانہ ہوگیا۔ گھر کے راستے میں انہی بھائی کی دکان آتی تھی جنہوں نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔ میں سیدھا وہاں ان کے پاس چلا گیا۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر کہا کہ گھر جاؤ۔ تم کو والد صاحب بلا رہے ہیں۔ میں گھر پہنچا تو اندیشے کے مطابق والد صاحب نے یہی بات پوچھی کہ

کیا تم فلاں کے ہاں نماز پڑھ رہے تھے؟۔ اس پر میں نے والد صاحب کو جواباً عرض کیا کہ آپ کو میرے بارے میں کوئی کچھ بھی کہے۔ کیا آپ اس کو میرے حوالے سے بلا تحقیق مان لیں گے۔ گفتگو کا انداز ذرا اس طرح سے اپنایا کہ جس سے نہ تو نماز کی ادائیگی کا انکار ہوتا ہو اور نہ ہی اس کے ادا کرنے کا اقرار ہوتا ہو اور بظاہر یہ لگتا تھا کہ والد صاحب میری اس گفتگو سے مطمئن ہو گئے ہیں۔ مگر میرے اندر یہ خوف سر اٹھائے ہوئے تھا کہ ایک نہ ایک دن ان پر مکمل حقیقت کھل جائے گی۔

ایام رمضان المبارک

لہٰذا اپنے اس خوف کو دبانے کے لئے میں مختلف اوقات میں والد صاحب کو یہ یقین دلانے کی کوشش کرتا کہ میرے بارے میں آپ کو جو اندیشہ اور شک ہے۔ اس کو اپنے دل میں جگہ نہ دیجئے۔ میں آپ لوگوں کے ساتھ ہوں۔ ایسے ہی ایک موقع پر جب میں والد صاحب کو اپنے حوالے سے مطمئن کرنے کے لئے گفتگو کر رہا تھا۔ اس موقع پر میرے ایک چچا بھی موجود تھے۔ انہوں نے میری حمایت کرتے ہوئے والد صاحب سے کہا کہ فکر نہ کریں۔ یہ لڑکا مسلمان نہیں ہوگا اور اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگے: یہ آپ کو میری ضمانت ہے۔ بہرحال دن گزرتے رہے۔ مذکورہ بالا حالات کے تحت ڈھکے چھپے انداز سے نمازوں کی ادائیگی اور اسلام کے دیگر احکام واجبہ کو بجالانے کی مقدور بھر کوشش جاری رہتی اور اللہ تعالیٰ سے استقامت وحفاظت کی دعا بھی کرتا۔ دن ہفتوں میں اور ہفتے مہینوں میں بدلتے رہے کہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ بھی آ گیا۔ رمضان المبارک کے مہینہ میں، ہمارے گھرانے کے کچھ لوگ مسلمانوں کے ماحول میں اور معاشرے کی وجہ سے صرف رمضان المبارک کے دنوں کی یہ تخصیص کرتے تھے کہ اپنی مرضی سے پورے رمضان کے روزوں سے چار پانچ روزے رمضان کے مختلف دنوں میں رکھ لیا کرتے تھے۔ اب مجھے بھی فکر ہوئی کہ رمضان آ رہا ہے اور انشاء اللہ! رمضان کے پورے روزے بھی رکھنے ہیں اور گھر والوں کو شک بھی نہیں ہونے دینا۔ جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں کہ مسلمانوں کے ماحول اور معاشرت میں رہنے کی وجہ سے ہمارے سکھ گھرانے کے کچھ افراد بھی رمضان المبارک کے دو چار روزے رکھ لیا کرتے تھے۔ لہٰذا اسی بات کو اپنے لئے آڑ بناتے ہوئے میں نے رمضان المبارک کے روزے رکھنے شروع کر دیئے۔ لہٰذا مسلمان ہونے کے بعد یہ میری زندگی کا پہلا رمضان المبارک تھا جو جون، جولائی کی گرمی میں آیا تھا۔ باقی زندگی کے کام اسی معمول کے مطابق انجام دیتا۔ یعنی گندم کی کٹائی، گائے بھینسوں کو چارہ دینا، ان کا دودھ دھونا وغیرہ وغیرہ۔

ایک دفعہ چچا نے اس موقع پر مجھے برا بھلا بھی کہا۔ یہ بھی کہا کہ تم کیوں روزے رکھتے ہو؟ کیونکہ معمول کے کاموں کا حرج ہوتا ہے۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ کیوں ناراض ہوتے ہیں میرے روزے رکھنے سے؟ اگر کام کا کوئی حرج ہو رہا ہے تو بتائیں۔ ورنہ حقیقت یہی ہے کہ میں روزے رکھ رہا ہوں

اور اپنے حصے کا کام بھی بخیر وخوبی انجام دے رہا ہوں۔ یہ محض میرے اللہ کا کرم تھا کہ میں اپنے ذمے کا کام بھی انجام دے رہا تھا اور روزے بھی رکھ رہا تھا۔ مگر مسلسل روزے نہیں رکھے بلکہ چند روزے رکھے اور پھر رمضان المبارک کے بعد ان کی قضا کی۔ کیونکہ مسلسل روزے رکھنے سے اس بات کا قوی اندیشہ تھا کہ ان پر میرے اسلام لانے کا یقین پختہ ہو جائے گا۔

نماز عید

بہرحال رمضان کے ایام کا اختتام ہوا تو میں نے اپنے رازداں دوستوں سے مشورہ کیا اور طے یہ پایا کہ عیدالفطر کی نماز جامع مسجد میں باجماعت پڑھنی ہے۔ عیدالفطر کے دن ہمارے گھرانے کے لوگ اور قریبی رشتے داروں کا معمول یہ تھا کہ ہر گھر کا ایک ایک فرد یا دو دو فرد صبح عیدالفطر کی نماز سے پہلے کھیتوں میں چلے جاتے تھے اور وہاں گھر کے جانور یعنی بھینسوں کا دو وقت کا چارہ صبح ہی تیار کر لیتے تھے۔ کیونکہ عیدالفطر کے دن معاشی طور پر کاروبار زندگی بند ہوا کرتا ہے۔ لہٰذا ہمارے گھر اور خاندان کے لوگ اس دن معمول سے ہٹ کر نسبتاً اچھے کپڑے پہن لیتے اور گھر میں اس دن اچھے کھانے کا انتظام کیا کرتے تھے۔ کیونکہ مسلمان ہونے کے بعد یہ میری پہلی عیدالفطر تھی اور ادھر دوستوں سے عیدگاہ میں عید پڑھنے کا پروگرام طے ہو چکا تھا۔ لہٰذا اس دن یعنی عیدالفطر کے دن میرے گھر اور خاندان کے دیگر افراد جب بھینسوں کے چارے کی تیاری کے لئے کھیتوں کی طرف روانہ ہوئے تو میں بھی ان کے ساتھ گیا اور فکر یہ تھی کہ عید کی نماز باجماعت پڑھنی ہے۔ لہٰذا خود بھی جلدی جلدی چارے کی تیاری میں لگ گیا اور اپنے خاندان کے لوگوں کو بھی جلدی جلدی کام ختم کرنے پر ابھارتا رہا۔ لہٰذا گائے بھینسوں کا چارہ وغیرہ تیار کرنے کے بعد واپسی پر رفتار گھر کے افراد سے کچھ زیادہ ہی تیز تھی تو میرے ایک چچا نے میری اس تیز رفتاری کی وجہ پوچھی۔ میں نے ان سے کہا کہ مجھے پیشاب آ رہا ہے۔ اس لئے تیز تیز جا رہا ہوں۔ لہٰذا جھوٹ سے بچنے کے لئے میں نے ایک جگہ رک کر پیشاب کیا اور پھر جلدی جلدی گھر پہنچ کر نہا دھو کر کپڑے پہنے اور ایک چادر سے خود کو کسی حد تک چھپا کر دوستوں کے ساتھ گاؤں کی جامع مسجد میں جا کر عید کی نماز باجماعت نماز ادا کی۔ مگر اس کے باوجود وہاں گاؤں کے چند مسلمان بھائیوں نے مسجد میں دیکھ لیا اور انہی میں سے کسی نے خوشی کے عالم میں میرے گھر والوں کو بتایا کہ میں نے عیدالفطر کی نماز پڑھی ہے۔ مجھے جب یہ پتہ چلا کہ میرے گھر والوں کو میری عید کی نماز پڑھنے کی خبر ہو چکی ہے۔ تو میں بجائے گھر جانے کے اپنے مسلمان دوست جو میرے رازدان بھی تھے۔ ان کے گھر چلا گیا۔ وہاں کچھ دیر ٹھہر کر میں ایک اور دوست کے گھر جا کر تھوڑی دیر کے لئے سو گیا۔ پھر وہاں سے اٹھ کر سیدھا گھر گیا تو جو پہلا سوال گھر پہنچتے ہی کیا گیا۔ وہ یہی تھا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تو نے مسجد میں عید کی نماز پڑھی ہے؟ میں نے جواباً عرض کیا کہ آپ لوگوں سے کس نے کہا ہے؟۔ جاری ہے!

تاریخ خلیفہ بن خیاط بن خلیفہ بن خیاط رحمۃ اللہ علیہ

قسط نمبر: 19 ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

۱۲ھ کے واقعات

اس سال (۱۲ھ) میں سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو ''بصرہ'' کی سرزمین کی جانب بھیجا۔ جب کہ (اس زمانہ میں) اسے ''ارض ہند'' کہا جاتا تھا۔

''قطبہ بن قتادہ دوسیؓ'' کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے اپنے لشکر (گھوڑسواروں) سمیت ایک دم حملہ کردیا۔ ہم نے کہا: ہم تو مسلمان ہیں۔ (ہمارے اس کہنے پر) انہوں نے ہمیں چھوڑ دیا۔ چنانچہ پھر ہم نے ان کی قیادت میں ''ابلہ'' (یہ دجلہ کے کنارے پر واقع ایک شہر کا نام ہے) پر حملہ کردیا۔ تاوقتیکہ ہم نے اسے فتح کرلیا اور ان لوگوں (کی جہالت) کا حال یہ تھا کہ وہ سونے چاندی کے برتنوں میں اپنے کتوں کو پانی پلایا کرتے تھے۔

''علی بن محمدؒ'' کہتے ہیں کہ (اس کے بعد) حضرت خالد بن ولیدؓ نے ''نہر مرّۃ'' (یہ بھی بصرہ میں واقع ہے) والوں پر گئے (اور وہ مصالحت پر آمادہ ہوگئے) تو ان سے بارہ ہزار درہم پر مصالحت کر کے واپس لوٹے اور مصالحت میں ''فہرج'' سے لے کر ''نہر مرّۃ'' تک کا علاقہ طے پایا۔ (چنانچہ یہ سب اسلام کے باج گزار رہے)

''ولید بن ہشامؒ'' اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے ''میسان'' پر حملہ کیا اور وہاں کے باشندگان سے بہت سی غنیمتیں حاصل کیں اور قیدی بنائے۔ ''نہر مرّۃ'' کی ملکہ ''طماہج'' سے حضرت خالدؓ نے مصالحت فرمائی اور بصرہ کی طرف لوٹے۔ پھر ''سواد'' کی جانب روانہ ہوئے تو ''کسکر'' (یہ بصرہ وکوفہ کے مابین قصبہ ہے) اور ''زندورد'' (یہ بصرہ کے قریب ایک شہر کا نام ہے) کو فتح کرلیا اور بصرہ کا حاکم ''قطبہ بن قتادہ سدوسی'' کو مقرر فرمایا۔ ''علی بن محمد، ابوعبیدہ اور ابوالیقظان وغیرہم'' کہتے ہیں کہ حضرت خالدؓ نے ماہ صفر ۱۲ھ میں ''الیس'' اور ''سواد'' نامی بستی کے (سردار) ''ابن صلوبا'' سے ایک ہزار دینار پر صلح کرلی (کہ وہ بطور جزیہ کے سالانہ دیا کریں گے)۔

شعبیؓ کہتے ہیں کہ حضرت خالدؓ سے ''الیس'' کے باشندوں نے ۳ رجب ۱۲ھ بروز ہفتہ کو ایک ہزار دینار پر صلح کرلی اور ''ہزمرجرد'' (عراق کا ایک علاقہ ہے) اور ''نہر الملک'' (یہ بغداد کے اطراف

میں تین سو ساٹھ بستیوں پر مشتمل علاقہ کا نام ہے) اور ''باروسما'' (یہ بھی بغداد میں دو علاقے ہیں ''باروسما الاعلیٰ اور باروسما الاسفل'' کے نام سے) کو فتح کر کے واپس ہوئے۔

اس کے علاوہ ''عبدالمسیح بن بقیلہ'' اور ''ایاس بن قبیصہ طائی'' نے نوے ہزار دینار دے کر حضرت خالد ؓ سے صلح کر لی۔ پھر ''انبار'' (یہ فرات کے کنارے بغداد کی مغربی جانب واقع ایک شہر کا نام ہے) کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں کے باشندوں نے بھی حضرت خالد بن ولید ؓ سے صلح کر لی اور ''مثنیٰ بن حارثہ شیبانی ؓ'' بغداد کی منڈی کی جانب گئے تو وہاں کے باشندگان پر حملہ کیا اور خوب لوٹ مار کی۔

''علی بن محمد ؒ اور عبیدہ ؒ'' وغیرہما کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید ؓ نے ''عین التمر'' (مقام) کا محاصرہ کیا۔ یہاں تک کہ وہ لوگ حضرت خالد بن ولید ؓ کے حکم کے مطابق (قلعہ سے) اترے اور اپنے ہتھیار ڈال دیے۔ چنانچہ ان میں سے بعض کو قتل اور بعض کو قید کیا۔ قیدیوں میں سے سیرین ابو محمد بن سیرین بھی تھا اور قیس بن مخرمہ کا غلام ''یسار ؒ'' بھی۔ چنانچہ ''محمد بن اسحاق بن یسار ؒ'' جو کہ سیرت کے امام ہیں انہی (یسار ؒ) کی اولاد میں سے ہیں۔ اسی طرح ان قیدیوں میں سے نصیر ابو مالک بن نصیر ؒ اور ابو عبداللہ رباح ؒ اور عبیداللہ بن رباح ؒ اور ہرمز جو بصرہ میں ہرامزہ نام سے مشہور تھا) بھی تھے۔ ان قیدیوں کی تعداد کم وبیش چالیس تھی۔ ان سب کا ذکر کرنا میرے خیال میں نامناسب ہے۔

✿...... اسی سن (۱۲ھ) میں ابوالعاص بن ربیع جو سیدہ حضرت زینب ؓ بنت رسول اللہ ﷺ کے شوہر تھے انتقال کر گئے۔

✿...... اسی سن میں ہی سیدنا حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے لوگوں کے ساتھ حج کیا (اور انہیں عملی طور پر ارکان حج سکھائے) جب کہ قبل ازیں ماہ رجب المرجب میں عمرہ ادا کیا اور مدینہ منورہ میں حضرت عمر بن خطاب ؓ کو اپنا قائم مقام مقرر فرمایا اور حج کی ادائیگی کے موقع پر سیدنا عثمان بن عفان ؓ کو اپنا نائب مقرر فرمایا۔

۱۳ھ کے واقعات

ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر ؓ جب حج کی ادائیگی سے واپس ہوئے تو عمرو بن عاص ؓ اور یزید بن ابی سفیان ؓ اور ابوعبیدہ بن الجراح ؓ اور شرحبیل بن حسنہ ؓ کو فلسطین کی جانب روانہ فرمایا اور انہیں حکم دیا کہ بلقاء کے راستہ سے جاؤ۔

ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے خالد بن ولید ؓ کو خط لکھا کہ شام کو جاؤ۔ چنانچہ (وہ گئے اور) مرج راہط (یہ دمشق کے اطراف میں ہے) میں غسان پر حملہ کیا۔ وہاں سے

(فراغت کے بعد پھر) قناۃ بصریٰ گئے۔ وہاں یزید بن ابی سفیانؓ، ابوعبیدہ بن جراحؓ اور شرجیل بن حسنہؓ بھی ان سے آملے اور اہل بصریٰ نے ان سے مصالحت کی راہ اختیار کی۔ چنانچہ ملک شام میں یہ اسلام کی سب سے پہلی فتح تھی (جس کا سنگ بنیاد سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے رکھا) پھر اسی مہم میں حضرت خالدؓ نے اہل تدمر سے بھی مصالحت فرمائی۔ پھر حوارین (یہ تدمر اور حمص کے مابین ایک قلعہ ہے) سے گزرے تو وہاں کے باشندگان سے (نمٹے اور) بعض کو قتل اور بعض کو قید کیا۔ اسی طرح مرج راہط میں غسان کے علاقوں پر حملہ کر کے بعض کو قتل کیا اور بعض کو قیدی بنایا۔

ابن اسحاقؒ کہتے ہیں کہ پھر سبھی مل کر فلسطین گئے اور رملہ اور بیت جبریل کے درمیان اجنادین میں اکٹھے ہوئے اور ہر لشکر پر علیحدہ علیحدہ ان کا امیر مقرر کیا۔ بعض کا خیال ہے کہ سب کے امیر اور افسر اعلیٰ عمرو بن عاصؓ تھے اور رومیوں کا کمانڈر قبقلار نامی شخص تھا۔ یہاں (مسلمانوں اور مخالفین کے مابین جنگ ہوئی) حق تعالیٰ شانہ نے (مسلمانوں کی مدد فرمائی اور) مشرکین کو ہزیمت خوردہ بنایا (اور شکست سے دوچار کیا) لڑائی کا یہ واقعہ ۲۷؍جمادی الاولیٰ ۱۳ھ بروز ہفتہ کو پیش آیا۔

ابن اسحاقؒ کہتے ہیں کہ جنگ اجنادین میں رواۃ حدیث میں سے نعیم بن عبداللہ النحام العدوی اور ہشام بن عاص بن وائل سہمیؓ شہید ہوئے اور ابوالحسنؒ کہتے ہیں کہ فضل بن عباس بن عبدالمطلبؓ اور ابان بن سعید بن عاصؓ بھی اسی دن (جنگ اجنادین میں) شہید ہوئے اور فضل بن عباسؓ کی شہادت کے متعلق ابن کلبیؒ کا قول بھی یہی ہے۔

ابن اسحاقؒ کہتے ہیں کہ اسی سال ۱۸؍جمادی الاولیٰ ۱۳ھ بروز جمعرات مرج الصفر (یہ دمشق سے باہر جنوب کی جانب واقع مقام ہے) کا معرکہ واقع ہوا۔ جناب سیدنا خالد بن ولیدؓ اس لشکر کے سپہ سالار تھے۔ ولید بن ہشامؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مرج الصفر کی جنگ میں خالد بن سعید بن عاصؓ نے جام شہادت نوش کیا۔ بعض کہتے ہیں کہ عمرو بن سعید بن عاصؓ بھی اسی موقع پر شہید ہوئے۔ اسی طرح (بعض کے نزدیک) فضل بن عباسؓ اور عکرمہ بن ابی جہلؓ اور (بقول بعض) ابان بن سعیدؓ بھی اسی جنگ میں شہید ہوئے۔

ابن اسحاقؒ کہتے ہیں کہ اس جنگ میں مشرکین کا کمانڈر قلقط نامی شخص تھا اور اس جنگ میں مشرکین بہت زیادہ مارے گئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست سے دوچار کیا۔ ابن اسحاقؒ کہتے ہیں کہ ماہ ذوالقعدہ ۱۳ھ میں فحل کے مقام پر جنگ ہوئی۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست خوردہ بنایا اور ان کے کشتوں کے پشتے لگ گئے اور اسی سال ہی لوگوں نے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کی سربراہی میں حج بیت اللہ ادا کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت فرماتے ہیں کہ جب (میرے والد ماجد) حضرت عمرؓ کو خلیفہ منتخب کرلیا گیا تو انہوں نے (اپنے دور خلافت میں) حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو حج کے لئے روانہ فرمایا۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے لوگوں کو اپنی قیادت میں حج کرایا اور حضرت عمرؓ نے اپنے باقی ماندہ دور خلافت میں لوگوں کو حج بیت اللہ کرانے کی ذمہ داری خود ہی سنبھالی اور اپنے وصال تک یہ ذمہ داری خود ہی نبھاتے رہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا وصال

اسی سال ۱۳ھ میں ہی سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کا وصال مبارک ہوا۔ ابن اسحاقؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال مبارک کے دو سال تین ماہ بارہ روز بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کا وصال ہوا۔ علی بن محمد اور ابوالیقظانؓ وغیرہما کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کا انتقال ۲۲ رجمادی الثانی بروز منگل تریسٹھ برس کی عمر میں ہوا اور ان کی عمر میں کوئی اختلاف نہیں۔ ابن اسحاقؒ کی روایت کے مطابق عبداللہ بن عتبہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک وصال کے وقت تریسٹھ برس تھی۔

حضرت معاویہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال مبارک تریسٹھ برس کی عمر میں ہوا اور حضرت ابوبکرؓ کا وصال مبارک بھی تریسٹھ برس کی عمر میں اور عامرؓ نے بھی تریسٹھ برس عمر بیان کی ہے اور یحییٰ بن سعیدؒ کہتے ہیں کہ میں نے بھی سعید بن مسیبؒ سے یہی سنا ہے۔

یزید بن اصمؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ سے پوچھا کہ میں بڑا ہوں یا تم؟ تو انہوں نے کہا: آپ زیادہ بڑے اور معزز اور سب سے بہتر ہیں اور میں عمر میں آپ سے بڑا ہوں۔ حضرت ابوبکرؓ کا دور خلافت دو سال تین ماہ بیس (یا بعض کے نزدیک دس) روز رہا اور ابوبکرؓ کی ولادت باسعادت مکہ مکرمہ کے اسی مکان میں ہوئی جس میں وہ رہائش پذیر تھے۔

اور اسی سال ۱۳ھ میں حضرت عمرؓ سے بیعت کی گئی تھی۔

حضرت عمرؓ کی والدہ کا نام حنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے۔ اس سن (۱۳ھ) میں حضرت عمرؓ نے (بیعت کے بعد) حضرت خالد بن ولیدؓ کو شام سے اور مثنیٰ بن حارثہ کو سواد کوفہ سے معزول کردیا جب کہ وہ اس وقت اس علاقہ کی فتوحات میں مشغول تھے۔ ابن عونؒ، محمدؒ کے حوالے سے بتلاتے ہیں کہ حضرت عمرؓ جب حاکم (شریعت) بنے تو فرمایا کہ میں حضرت خالدؓ کو ضرور معزول کرکے رہوں گا تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے دین کی مدد فرماتے ہیں (دین کی بقاء اور حفاظت کسی شخصیت کے اوپر موقوف نہیں ہے۔ دین کی حفاظت اللہ تعالیٰ خود ہی فرماتے

ہیں۔باقی کسی ہستی کو آلۂ کار بنا دے تو اس کا تمغہ ہے)

ہشام بن عروہؒ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ جب خلیفہ بنے تو ابوعبیدہؓ کو خط لکھا کہ میں تجھے عامل بناتا ہوں اور خالدؓ کو معزول کرتا ہوں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ جب ذی القصہ کی جانب مرتدین سے جنگ کے قصد سے تشریف لے گئے تو مدینہ منورہ میں سنان ضمری کو اپنا قائم مقام بنا کر گئے۔ بعض کہتے ہیں کہ اسامہ بن زیدؓ کو بنایا اور مدینہ منورہ کے پہاڑی راستوں کے نظم کا قائم مقام حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو بنایا۔

حضرت ابوبکرؓ کے عمال وحکام کے نام

- بحرین کے حاکم علاء بن حضرمیؓ تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ نے انہیں برقرار رکھا۔ موسیٰ بن انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت انسؓ کو بحرین کا حاکم بنایا تھا۔
- عمان کے مرتدین کی سرکوبی کے لئے حضرت ابوبکرؓ نے عکرمہ بن ابی جہلؓ کا تقرر فرمایا۔ چنانچہ ان (مرتدین) پر فتح وکامیابی حاصل کر لی۔ بعدازاں عکرمہؓ کو یمن بھیج دیا اور حذیفہ علقانیؓ کو عمان کا حاکم مقرر فرمایا جو حضرت ابوبکرؓ کی وفات تک وہاں کا حاکم رہا۔
- یمن میں مہاجر بن ابی امیہ مخزومیؓ اور زیاد بن لبید انصاریؓ کو حاکم بنا کر بھیجا۔ مہاجرؓ کو تو فقط صنعاء کے لئے مقرر فرمایا۔ جب کہ زیادؓ کو اہل نجیر پر محاصرہ کرنے کے بعد ساحل سمندر پر متعین فرمایا۔ (اور اہل نجیر کا واقعہ پیچھے گزر چکا ہے)
- خولان کے علاقہ کا حاکم یعلی بن امیہؓ کو بنایا۔ جب کہ عتاب بن اسیدؓ کے ذمہ بھی کوئی (اہم) کام سونپا۔ (اللہ کی شان) حضرت ابوبکرؓ وحضرت عتابؓ کا انتقال ایک ہی روز ہوا۔
- طائف کا حاکم وعامل حضرت ابوبکرؓ نے عثمان بن ابی العاصؓ کو مقرر فرمایا۔
- یمامہ کا عامل سلیط بن قیسؓ کو بنایا۔ قبل ازیں شام کا تذکرہ اور شام کا قصہ اور عراق میں حضرت خالد بن ولیدؓ کا جانا بیان ہو چکا ہے۔
- سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے جب ۱۲ھ میں حج کیا تو مدینہ منورہ میں اپنا نائب قتادہ بن نعمانؓ، ظفری انصاریؓ کو جب کہ بعض کے نزدیک ابن ام مکتومؓ کو بنایا۔ ابن اسحاقؒ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو حج کا امیر مقرر فرمایا۔

جاری ہے!!!

جناب محمد اعظم خان تنولی مانسہروی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال

مولانا اللہ وسایا

خدو باندی ضلع مانسہرہ کے جناب محمد اعظم خان ۴؍ستمبر ۲۰۱۷ء کو لاہور میں وصال فرما گئے۔

جناب محمد اعظم رحمۃ اللہ علیہ ایک پڑھے لکھے، درددل رکھنے والے مجاہد تھے۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے دل وجان سے فداء تھے۔ آپ قلندر آباد میں اپنا کاروبار کرتے تھے۔ ساتھ ہی رفاہی اور دین کی اہم تبلیغی خدمات سرانجام دیتے تھے۔ آپ اس حلقہ میں بجا طور پر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے علمبردار تھے۔ آپ ہردلعزیز عوامی رہنما تھے۔ شہر کے تمام طبقات میں آپ کا ایک پروقار وقیع مقام تھا۔ ہرسال قلندر آباد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کراتے تھے۔ آپ کی مساعی سے جامع مسجد کے ساتھ واقع چوک کو ختم نبوت چوک کا نام دیا گیا۔

گزشتہ چند سال قبل گاؤں میں عزیزوں سے ایک خاندانی تنازعہ کے باعث حادثاتی طور پر ایک عزیز جان کی بازی ہار گیا۔ فریق ثانی نے مقدمہ میں آپ کا نام دے دیا۔ آپ لاہور چلے گئے۔ ایک فیکٹری میں کام شروع کردیا۔ وقت گزرتا رہا۔ مقدمہ میں صلح ہوگئی۔ آپ علاقہ میں اعلانیہ آئے۔ دوستوں سے رابطہ ہوا۔ ہر آدمی خوش تھا۔ لیکن تقدیر کا لکھا پورا ہوا۔ عید کے تیسرے دن ہارٹ اٹیک ہوا۔ اور جان جان آفریں کے سپرد کردی۔ مانسہرہ شہر میں مدفون ہوئے۔ حق تعالیٰ بال بال مغفرت فرمائیں بہت ہی خوبیوں کے حامل تھے۔

مولانا نور حسین عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ٹیکسلا والوں کا وصال

ٹیکسلا ضلع راولپنڈی کے حضرت مولانا نور حسین عبداللہ ۱۵؍ستمبر ۲۰۱۷ء کو وصال فرمائے آخرت ہوئے۔ حق تعالیٰ آپ کی تربت کو اپنی بے پایاں رحمتوں سے سدا شرابور رکھیں۔ آمین!

آپ رئیس الموحدین، امام التفسیر مولانا حسین علی واں بھچراں رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید اور حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کے گرامی قدر رفقاء میں سے تھے۔ آپ کا شمار مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھیوں میں ہوتا تھا۔ موصوف بہت بہادر اور جفاکش عالم دین تھے۔ پاکستان کی کوئی ایسی دینی تحریک نہیں جس میں آپ نے بے جگری سے حصہ نہ لیا ہو۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے آپ نمایاں رہے۔

مجلس احرار اسلام سے دلی وابستگی تھی۔ چنانچہ ایک وقت میں آپ مجلس احرار اسلام کے ایک حصہ کے مرکزی امیر بھی رہے۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر مجاہد ملت جناب ماسٹر تاج الدین انصاری ؒ تھے۔ اس زمانہ میں مرکزی ناظم عمومی ہمارے مخدوم ومخدوم زادہ ابن شریعت مولانا حافظ سید عطاء المنعم شاہ بخاری ؒ تھے۔ ماسٹر تاج الدین انصاری مرحوم کے بعد کچھ عرصہ کے لئے فیصل آباد کے ضیغم احرار مولانا عبیداللہ احرار ؒ مرکزی امیر بنے۔ پھر مولانا عبیداللہ احرار ؒ کی جگہ مولانا حافظ سید عطاء المنعم ؒ امیر مرکزیہ رہے۔ جب کہ ایک حصہ کے امیر مولانا عبیداللہ احرار ؒ اور ان کے سیکرٹری جنرل چوہدری ثناء اللہ بھٹہ ؒ بنے۔

حضرت مولانا حافظ سید عطاء المنعم شاہ بخاری ؒ کے حکم پر جناب عبدالغفور انوری ملتانی، ان کے بعد جناب محمد حسین چغتائی ؒ بہاولپوری اور ان کے بعد مولانا عبدالحق ؒ رحیم یارخان والے مجلس احرار کے امیر مرکزیہ رہے۔ اس پورے دور میں حضرت مولانا حافظ سید عطاء المنعم شاہ بخاری ؒ مجلس کے ناظم عمومی اور قائد احرار رہے۔ پھر حضرت مولانا حافظ سید عطاء المحسن شاہ بخاری ؒ امیر بنے۔

ادھر مولانا عبیداللہ احرار ؒ کے بعد اس دھڑا کے امیر صوفی عبدالرحیم نیازی بنے اور سیکرٹری جنرل جناب ثناء اللہ بھٹہ ؒ رہے۔ پھر اس کے بعد وقت آیا کہ یہ سب حضرات یکجا اور متحد ہوگئے اور مجلس احرار اسلام میں کوئی دھڑا نہ رہا۔ فلحمد للہ!

مولانا حافظ سید عطاء المحسن شاہ ؒ کے آخری دور حیات میں مجلس احرار اسلام میں رائے کا اختلاف ہوا۔ مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری نے مجلس احرار اسلام کا سربراہ مولانا نورحسین عبداللہ ؒ کو بنایا اور خود سیکرٹری جنرل بنے۔ اس تفصیل سے اس قضیہ کو ذکر کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ حضرت مولانا نورحسین عبداللہ کا مجلس احرار اسلام کی صفوں میں مقام رفیع اور جذبہ حریت اتنا نمایاں تھا کہ انہیں ایک حصہ کی سربراہی پر براجمان کیا گیا۔

فقیر راقم ذاتی طور پر گواہ ہے کہ اس دوران حضرت مولانا نورحسین عبداللہ ؒ مجلس احرار اسلام کے ہر رفیق اور رہنما کے لئے محبت کے جذبات رکھتے تھے اور حضرت امیر شریعت ؒ کے پورے خاندان کے ہر خورد وکلاں پر جان نچھاور کرتے تھے اور جگر سوزی کے ساتھ وہ جماعت کو متفق ومتحد کرنے کے لئے بے قرار نظر آتے تھے۔ انہیں کی ان کاوشوں کا صدقہ ہے کہ اب ہر طرف یکجائی نظر آتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مزید اتفاق واتحاد کی نعمت سے تمام جماعتوں کو وافر حصہ نصیب فرمائیں۔ مولانا نورحسین عبداللہ ؒ نے جس شان کے ساتھ وقت گزارا وہ میرے رہے۔ تہی دست وتہی دامن کے لئے مشعل راہ ہے۔ وہ کیا گئے کہ ایک دور کی بڑی شخصیت سے ہی ہم محروم ہوگئے۔

جناب سید خورشید عباس گردیزیؒ کا وصال

جمعیت علماء اسلام ملتان کے رہنما اور بزرگ باا ثر شخصیت جناب سید خورشید عباس گردیزیؒ ۱۹؍ستمبر ۲۰۱۷ء کو ملتان میں وصال فرماگئے۔ اگلے روز نماز جنازہ ہوا۔ مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کے صاحبزادہ مولانا عطاء الرحمن نے جنازہ پڑھایا۔ جناب سید خورشید عباس گردیزیؒ کا کبیروالا کے علاقہ کے نامور بلند پایہ زمینداروں میں شمار ہوتا تھا۔ آپ کے قبیلہ وخاندان کی اکثریت شیعہ فرقہ سے تعلق رکھتی ہے۔ حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستیؒ سے تعلق اور مریدی نے ایسا رنگ میں رنگا کہ آپ ایک ثقہ، پختہ اور نظریاتی سنی منصب پر نہ صرف براجمان ہوئے بلکہ جمعیت علماء اسلام کے رہنماؤں میں آپ کا شمار ہونے لگا۔ حضرت درخواستیؒ اور حضرت مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کے عہد میں آپ جمعیت کے ضلعی وصوبائی عہدوں پر فائز ہوئے۔ ضلعی امن کمیٹی کے رکن رکین شمار ہوتے تھے۔

حضرت مفتی صاحبؒ کے وصال کے بعد جمعیت علماء اسلام کے جس دھڑا میں حضرت درخواستیؒ رہے اسی دھڑ میں گردیزی صاحبؒ رہے۔ اپنے شیخ سے ایسے مخلص رہے کہ ہر معاملہ میں ان کی رائے پر عمل پیرا رہے۔ حضرت درخواستیؒ کی سربراہی میں جب دوبارہ جمعیت علماء اسلام یکجا ہوئی تو آپ حضرت مولانا فضل الرحمن کے ساتھ کھڑے ہوئے اور ایسے کھڑے ہوئے کہ مثال قائم کردی۔ موصوف خوب مجلسی آدمی تھے۔ بات گرکی کرتے تھے۔ حالات کا تجزیہ کرنے میں ان کا کوئی ثانی نہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ضلعی وڈویژنل انتظامیہ میں آپ کا بے پناہ احترام تھا۔ امن کمیٹیوں کے اجلاسوں میں شریک ہر فرد آپ کی رائے کو احترام کی نظر سے دیکھتا تھا۔ آپ جمعیت کے ضلعی، ڈویژنل صوبائی عہدوں پر رہے اور ہر جگہ نمایاں رہے۔ اتنی ہر دلعزیز شخصیت تھے کہ ہر جماعت سے محبت کا آپ برتاؤ کرتے تھے۔ اس وقت ملتان کی بڑی شخصیتوں میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ آپ کیا گئے کہ تاریخ کا ایک سنہری باب مکمل ہوگیا۔ حق تعالیٰ اپنی شایان شان ان سے رحمتوں کا معاملہ فرمائیں۔ آمین!!!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ ٹوبہ ٹیک سنگھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد بلالؓ غلہ منڈی میں ۱۵؍ستمبر بعد نماز مغرب مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء دفاع ختم نبوت کے حوالہ سے شرکائے تحریک ختم نبوت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے سامعین گرامی سے خطاب کیا۔ علاوہ ازیں مولانا غلام حسین مبلغ جھنگ، مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ، مولانا عبداللہ لدھیانوی امیر مجلس ٹوبہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مختصر سوانح ...... حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ

حافظ عتیق الرحمن

حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۶۸ھ بمطابق ۱۸۵۱ء میں بمقام بریلی حضرت مولانا ذوالفقار علی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پیدا ہوئے۔ والد ماجد نے اظہار مسرت کیا اور محمود حسن نام رکھا۔ چھ سال کی عمر میں یہ بچہ جو آگے چل کر محدث یگانہ استاذ العلماء ہونے والا تھا ’’الف۔ باء‘‘ پڑھنے بیٹھا۔ قرآن پاک کا اکثر حصہ بہت بڑے بزرگ حضرت میاں جی منگلوری رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا اور کچھ حصہ میاں جی مولوی عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا۔ فارسی کی ابتدائی کتابیں بھی انہی سے پڑھیں۔ بقیہ فارسی کی کتابیں اور ابتدائی عربی کتب اپنے معزز چچا اور مشہور استاذ حضرت مولانا مہتاب علی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔

حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کی عمر پندرہ سال کی تھی اور آپ قدوری اور شرح تہذیب پڑھ رہے تھے کہ دیوبند میں خدا تعالیٰ کے مقبول اور سراپا اخلاص بندوں کی تجویز سے ۱۵؍محرم ۱۲۸۳ھ کو ایک عربی مدرسہ کا اجراء ہوا۔ مولانا ملا محمود دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی تجویز سے مدرس مقرر ہوئے اور دیوبند کی مشہور مسجد چھتہ میں تعلیم عربی شروع ہوئی۔

حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ اجرائے مدرسہ کے بعد مدرسہ کے اولین طلبہ میں داخل ہوئے۔ ۱۲۸۶ھ میں کتب صحاح ستہ اور بعض دیگر کتب اپنے فخر زمانہ استاذ حجۃ اللہ البالغہ مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سے شروع کیں۔ ۱۲۸۹ھ تک حضرت نے تمام صحاح ستہ اور دیگر فنون کی اعلیٰ کتابیں مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ختم فرمائیں۔ ۱۹؍ذیقعدہ ۱۲۹۰ھ میں مدرسہ کے جلسہ دستار بندی کے موقع پر سند فراغ اور دستار فضیلت اکابر علماء اور خیار عباد اللہ کے دست حق پرست سے عطاء ہوئی۔ ۱۲۹۲ھ میں آپ مسند تدریس پر براجمان ہوئے اور تین سال بعد آپ نے اصح الکتب بعد کتاب اللہ بخاری شریف پڑھائی۔ تقرر کے تیسرے سال بزرگان ہندوستان کے قافلے نے بیت اللہ کا قصد کیا۔ اس قافلے کے سالار حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ حضرت مولانا بھی زیارت حرمین کے شوق اور خدمت استاذ کی آرزو میں ساتھ ہولئے۔ حرمین کے اسی سفر میں مکہ میں سید الطائفہ حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو شرف بیعت عطاء فرمایا اور خلافت واجازت بیعت سے سرفراز فرمایا۔

۱۲۹۷ھ میں حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا صدمہ پیش آیا تو اس حادثہ نے آپ کو بہت ہی غمگین کر دیا اور تعلیم وتعلم سے آپ کا دل سرد ہوگیا۔ حضرت نے مدرسہ آنا بھی چھوڑ دیا اور اپنے مکان

میں گوشہ نشینی اختیار کرلی۔ پھر مدرسہ کے مہتمم مولانا رفیع الدین ؒ کے بارہا اصرار پر تدریس کا عمل دوبارہ شروع فرمایا۔

۱۳۰۵ھ میں آپ نے دوسری مرتبہ زیارت حرمین کے لئے سفر فرمایا۔ جب آپ دارالعلوم سے روانہ ہوئے تو آپ کو الوداع کرنے والا بہت بڑا مجمع تھا۔ کیونکہ آپ کے بارے میں مشہور ہوگیا تھا کہ آپ ہجرت فرماکر مدینہ میں قیام فرمائیں گے۔ اسٹیشن پر پہنچ کر مجمع کے سوال کرنے پر فرمایا کہ میں ہجرت کے ارادہ سے نہیں جارہا بلکہ زیارت حرمین شریفین کے لئے جارہا ہوں۔ واپس آؤں گا جب آپ بمبئی پہنچے تو بحری جہاز نے دو دن بعد چلنا تھا اور دو دنوں میں سے ایک دن جمعۃ المبارک کا تھا۔ حضرت نے جمعہ وہاں کی جامع مسجد میں پڑھا۔ اس مسجد کے خطیب صاحب جو شافعی المسلک تھے، نہایت دیندار اور بزرگ عالم تھے۔ نماز کے بعد مصافحہ کے لئے بڑھے اور لوگوں سے کہا کہ ہندوستان کے محدث مولانا محمود حسن ؒ یہی ہیں۔ پھر کیا تھا مصافحہ اور دست بوسی کے ہجوم سے حضرت کو نکلنا دشوار ہوگیا۔

اسی مبارک سفر میں حضرت گرفتار بھی ہوئے اور آپ کے شاگرد حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی ؒ کو بھی گرفتار کیا گیا۔ پھر مولانا محمود حسن ؒ کو قاہرہ میں نظر بند کیا گیا۔ ایک ماہ بعد قاہرہ سے مالٹا کی قید میں ڈال دیا گیا۔ مالٹا کی قید کے دوران آپ نے قرآن مجید کا ترجمہ مکمل کیا جس کو آپ نے ہندوستان میں شروع فرمایا تھا۔ مالٹا کے جزیرہ سے آپ کو ۱۳۳۸ھ میں رہائی نصیب ہوئی۔

۲۰ ؍رمضان المبارک ۱۳۳۸ھ مطابق ۸؍جون ۱۹۲۰ء دن کے ایک بجے آپ نے بحری جہاز سے اتر کر ہندوستان کی زمین پر قدم رکھے۔ اس وقت آپ کے استقبال کرنے والوں کا تاحد نظر ہجوم تھا۔ جس میں بڑے بڑے سیاسی لیڈر بھی شامل تھے۔ آپ اس شعر کے مصداق اتم تھے ؎

اے تماشا دیکھنے والو خدا کی شان کا　　درویش کے بھیس میں فرمانروا آیا ہے آج

۲۳؍رمضان المبارک کو بمبئی سے دہلی کو روانہ ہوئے۔ جب آپ دہلی پہنچے تو انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر موجود تھا۔ آپ کو گاڑی سے ’’اللہ اکبر‘‘ کے نعروں کی گونج میں اتارا گیا۔

وہاں سے آپ دوسرے دن دیوبند کے لئے روانہ ہوئے تو راستے میں چھوٹے بڑے تمام اسٹیشنوں پر آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ بالآخر جب آپ پانچ برس کے بعد اپنے وطن پہنچے تو اسٹیشن کے چاروں طرف مخلوق خدا کا ہجوم تھا۔ آپ گاڑی سے اترنے نہ پائے تھے کہ ’’اللہ اکبر‘‘ کے نعروں سے فضائے آسمانی گونج گئی۔ حضرت وہاں سے سیدھے دارالعلوم دیوبند تشریف لائے اور وہاں سے اپنے مکان پر تشریف لے گئے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ بہت علیل تھیں۔ صاحبزادیوں اور اہل خاندان کو دیدار سے مشرف فرمایا اور تسلی و تشفی دی۔

محرم ۱۳۳۹ھ میں آپ اس بیماری کا شکار ہوئے جو کہ دیوبند کے علاقہ میں پھیلی ہوئی تھی۔ چند روز بعد آپ صحت یاب ہوگئے۔ ابھی چند ہی روز گزرے تھے کہ وبائی بخار نے دوبارہ آ گھیرا۔ آپ بالکل ضعیف ہوچکے تھے۔ اب اس ضعف نے نشست وبرخاست بھی دشوار کردی۔ اسی مرض اور ضعف کی حالت میں آپ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سالانہ جلسے کی صدارت کے لئے بھی تشریف لے گئے۔ مسلم یونیورسٹی سے واپسی کے بعد آپ کی بیماری بڑھنے لگی۔ اسی حالت میں علاج کے لئے آپ کو دیوبند سے دہلی لایا گیا۔ مگر بے سود۔ گویا کہ۔

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اسی دوران جمعیۃ العلماء کا اجلاس طے ہوا۔ اس میں بھی آپ نے شرکت فرمائی۔ ۱۸؍ربیع الاوّل ۱۳۳۹ھ، ۳۰؍نومبر ۱۹۲۰ء حضرت کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہوئی اور انقطاع عن الدنیا وتوجہ الی الرفیق الاعلیٰ کا گمان غالب ہونے لگا۔ چارپائی کے گرد حاضرین خاموشی سے ذکر اللہ میں مشغول تھے کہ حضرت نے واجب الوجود ہستی کو یاد کیا۔ یعنی بلند آواز سے تین مرتبہ ’’اللہ، اللہ، اللہ‘‘ فرمایا۔ وہاں پر موجود حافظ صاحب نے سورۃ یٰسین پڑھنا شروع کی۔ سورۃ قریب الختم ہوئی تو حضرت نے خود بخود حرکت کر کے اپنا بدن سیدھا کرلیا اور ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر سیدھی کرلیں۔ جب مولوی صاحب اخیر سورۃ پر پہنچے تو حضرت نے آنکھ کھولی اور تصدیق قلبی کی تائید کے لئے زبان کو حرکت دی اور ’’الیہ ترجعون‘‘ کی آواز پر قبلہ رخ ہوکر ہمیشہ کے لئے آنکھ بند کرلی اور تمام اہل اسلام کو یتیم وبے کس چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوگئے۔

روتا ہے باغبان در گلشن پہ زار زار — یعنی چمن سے ہوتی ہے رخصت بہار آج

جوں ہی وفات کی خبر دہلی شہر میں پھیلی تمام اہل اسلام اکٹھے ہونا شروع ہوگئے۔ ایک مرتبہ وہاں پر نماز جنازہ ادا کی گئی۔ پھر جنازہ اسٹیشن پر لایا گیا۔ وہاں پر بیس ہزار آدمیوں نے ایک بار پھر جنازہ پڑھا۔ جب حضرت کے جسد عنصری کو لے کر وہاں سے گاڑی روانہ ہوئی تو جن مقامات پر خبر پہنچ گئی وہاں پر لوگوں کا بے انتہاء ہجوم ہوتا گیا۔ راستے میں بھی نماز جنازہ ادا کی گئی۔

جب آپ کا جسد مبارک دارالعلوم لایا گیا تو وہاں پر بھی بے انتہاء ہجوم تھا۔ آپ کا جنازہ آپ کے ولی اقرب اور برادر مولانا حکیم محمد حسن ؒ نے پڑھایا۔ نماز ختم ہوئی۔ حضرت شیخ الہند ؒ نے اس مکان کو الوداع کہا جس کو مولانا ہی کی ذات کے ذریعے سے خداتعالیٰ نے دارالعلوم ودارالحدیث کے مرتبہ پر پہنچایا تھا اور جہاں مولانا نے چالیس برس علوم نبویہ کی اشاعت میں گزارے۔ اکابر دارالعلوم دیوبند میں سے حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن ؒ کی تجویز سے حضرت مولانا قاسم نانوتوی ؒ کے مزار کے قریب قبرستان قاسمی میں اپنے والد ماجد ؒ کے متصل آپ کے لئے قبر کھودی گئی اور تدفین کی گئی۔

کفر کے اندھیروں کی داستاں

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی

اس دھرتی پر زندگی کتنی عارضی ہے۔ وہ فرعون اور شداد کہاں ہیں۔ جن کے وجود سے اہل زمین کانپتے تھے؟۔ گزری ہوئی اقوام کے بادشاہوں کے اجڑے ہوئے محلات اور قلعوں کے کھنڈرات آج ہولناک مناظر پیش کرتے ہیں۔ کوئی کنیز نا تو اں آج ان مٹی سے اٹے ہوئے محلات کو صاف کرنے نہیں آتی اور نہ وہاں کوئی چراغ جلاتی ہے۔

اس دنیا میں کئی انسان کفر کے اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں۔ وہ خالق حقیقی کی تعلیمات پر بھی عمل نہیں کرتے۔ کفر و الحاد کی وجہ سے ان کی ہر بات اندھیرا ہے۔ ان کا ہر عمل اندھیرا ہے۔ ان کا اندر آنا، اندھیرا ہے۔ ان کا باہر جانا، اندھیرا ہے اور آخرت میں ان کا اندھیروں میں ٹھکانہ ہوگا۔ سیاہ آگ میں ٹھکانا ہوگا۔ ان کے اعمال ایسے اندھیروں کی طرح ہیں جو گہرے سمندروں میں ہوتے ہیں۔ سمندروں میں تہہ در تہہ اندھیرے ہوتے ہیں۔ ان کے اعمال کی مثال اس سراب کی سی بھی ہے جو صحرا میں دور سے یوں نظر آتا ہے گویا پانی سے بھرا ہوا سمندر ہو۔

امام غزالی ﷫ اپنی شہرہ آفاق کتاب ''مکاشفۃ القلوب'' میں لکھتے ہیں کہ: اگر یہ زمین و آسمان گندم کے دانوں سے بھر دیئے جائیں اور آسمان سے ایک پرندہ ہزار سال کے بعد آئے اور اپنی چونچ میں ایک دانہ لے کر اڑ جائے تو آخر ایک دن وہ پرندہ تمام دانے اٹھا لے گا۔ اس کے مقابلے میں آخرت کی زندگی کے لئے وقت کوئی پیمانہ نہیں۔ رہنمائے کاروان انسانیت اور اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ: جہنم کی گہرائی ستر سال ہے۔ اگر وہ بدبخت انسان جو دنیاوی زندگی کے امتحان میں کامیاب نہ ہو سکا تو اس کا ٹھکانہ وہی جہنم ہے جس میں وہ ستر سال تک گرتا رہے گا۔

خالق حقیقی نے آخرت میں بخشش اور کامیابی کے اصول دنیا میں اپنے انبیاء علیہم السلام کے ذریعے پہنچا دیئے ہیں۔ آخرت میں بخشش اسی میں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو آخری نبی مان کر آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ اوّل نمبر پر توحید باری تعالیٰ پر یقین کا نظریہ ہے۔

شومئی قسمت عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دیا اور یہودیوں نے حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا ٹھہرایا۔ ہندو مت، بدھ مت اور جین مت کے پیروکاروں نے بتوں کو پوجنا شروع کر دیا جو اپنے پتھریلے چہروں سے مکھی بھی نہیں اڑا سکتے۔ ہندومت کی مقدس کتاب ''کلنکی پران'' میں جو

قریباً چار ہزار سال قدیم ہے۔ نبی آخر الزمان ﷺ کی آمد مبارکہ کا ذکر ہے۔ کلکی پران کے ایک منتر کے مطابق آئندہ آنے والے دور میں شمبل دیپ میں ایک اوتار پیدا ہوگا جس کے والد کا نام وشنو لیس ہوگا۔ والدہ کا نام سومتی ہوگا۔ اس اوتار کے چار بھائی ہوں گے جو اس کے دھرم کو دنیا میں پھیلائیں گے۔ شمبل دیپ سنسکرت میں سعودی عرب کو کہتے ہیں۔ اوتار نبی کو کہتے ہیں۔ وشنو لیس سے مراد ہے اللہ کا بندہ۔ یعنی عبداللہ اور سومتی کا ترجمہ امن والی عورت (حضرت آمنہؓ) ہے۔ چار بھائیوں سے مراد حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ ہیں۔

کلکی پران کا یہ منتر ایک ارب سے زیادہ آبادی والے ملک ہندوستان کے ہندوؤں کے لئے ایک پیغام ہے کہ وہ اندھیروں سے نکلیں اور اجالوں میں داخل ہوں۔ تاکہ ان کی آخرت میں نجات ہو۔ یہ پیغام دنیا کے دیگر مذاہب کے ماننے والوں کے لئے بھی یکساں ہے۔

اسی ہندوستان کے ضلع گورداسپور کے شہر قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی ۱۳ر فروری ۱۸۳۹ء کو پیدا ہوا۔ انگریز حکومت نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں کے جذبہ جہاد کو ختم کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کو منتخب کیا جو ۱۸۶۸ء، ۱۸۶۴ء کے دوران میں ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے دفتر میں پندرہ روپے ماہوار پر منشی تھا۔ اس نے ۱۸۸۲ء میں مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ ۱۸۸۹ء میں احمدیہ تنظیم قائم کی اور ۱۹۰۱ء میں دعویٰ نبوت کیا۔ اس نے ظلی اور بروزی نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ قادیانیوں کے ہاں ظلی سے مراد حضرت محمد ﷺ کا عکس ہے۔ بروزی سے یہ مراد ہے کہ آج سے چودہ سو سال قبل حضرت محمد ﷺ کی روح مرزا غلام احمد قادیانی کے جسم میں حلول کر گئی۔ لہٰذا غلام احمد قادیانی حضور اکرم ﷺ کا عکس بھی ہے اور ظلی نبی بھی ہے اور بروزی نبی بھی۔ نعوذ باللہ!

مرزا غلام احمد قادیانی ساری زندگی کفریہ عقائد کا پرچار کرتا رہا۔ ہر سو کفر کے اندھیرے بکھیرتا رہا اور بعمر ۶۹ سال بروز ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء بوقت دس بجے دن جہنم واصل ہوا۔ اس دنیا میں اس کی عارضی زندگی کا ریکارڈ کیا تھا؟۔ اب میں اس کی تصانیف کی روشنی میں اس کے عقائد کا تجزیہ پیش کرنا چاہتا ہوں:

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ: ہم مسلمان بھی ہیں اور کلمہ گو بھی۔ حالانکہ اسلام سے ان کا دور تک کوئی تعلق اور واسطہ نہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۳، خزائن ج ۲۱، ص ۳۵۴) پر لکھتا ہے کہ ”اسلام ایک شیطانی مذہب ہے۔“ مرزا قادیانی نے اسلام کے تمام عقائد کا مذاق اڑایا۔

جہاں تک اللہ پر ایمان کا تعلق ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب (تجلیات الٰہیہ ص ۲، خزائن ج ۲۰، ص ۳۹۶) پر اللہ کو چور سے تشبیہ دی۔ اس نے (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۴۳، خزائن ج ۲۱، ص ۳۱۲) پر بھی

اللہ تعالیٰ کی توہین کی اور کہا کہ: ''اللہ کی زبان پر کوئی مرض ہے جس کی وجہ سے وہ بولتا نہیں۔'' مرزا قادیانی آسمانی کتب کے بارے میں (ضمیمہ انجام آتھم ص۶، خزائن ج۱۱،ص۲۹۰ پر) لکھتا ہے کہ: ''انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہودیوں کی مقدس کتاب طالمود سے چرا کر لکھی۔'' مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ''قرآن لوگوں کے دلوں سے مٹا کے آسمان پر اٹھا لیا گیا...... دوبارہ قرآن کو میں زمین پر لایا۔''

(ازالہ اوہام ص۷۲۷ حاشیہ، خزائن ج۳،ص۴۹۲،۴۹۳)

فرشتوں پر ایمان کے بارے میں مرزا قادیانی کہتا ہے کہ: ''میں میکائیل نامی فرشتہ ہوں'' (اربعین نمبر۳،ص۲۵، خزائن ج۱۷،ص۴۱۳ حاشیہ) اس کے دوسرے فرشتے ٹیچی ٹیچی، شیر علی، آئیل وغیرہ ہیں۔

یوم آخرت کے بارے میں مرزا قادیانی کا یہ نظریہ ہے: ''جس نے میری دشمنی اور مخالفت اختیار کی وہ جہنمی ہے۔'' (تذکرہ یعنی مجموعہ الہامات ص۱۶۸، طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

رسالت کے بارے میں مرزا قادیانی کا یہ نظریہ ہے کہ قوم کا ایک چوہڑہ یعنی بھنگی جو زنا کا بھی ارتکاب کرتا ہے، چوری بھی کرتا ہے، جیل جاتا ہے، اپنے برے کاموں کی وجہ سے اپنے گاؤں کے نمبردار سے جوتے بھی کھاتا ہے۔ وہ رسول اور نبی بھی بن سکتا ہے۔ (تریاق القلوب ۶۷، خزائن ج۱۵،ص۲۷۹،۲۸۰)

مرزا قادیانی اپنی کتاب (تحفہ حقیقۃ الوحی ۱۳۵، خزائن ج۲۲،ص۵۷۳) پر لکھتا ہے: ''تمام انبیاء سے اجتہاد میں غلطی ہوئی۔'' مرزا قادیانی (ضمیمہ انجام آتھم ص۷، خزائن ج۱۱، ۲۱۹ حاشیہ پر) لکھتا ہے: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔'' مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔'' (کشتی نوح ص۶۶، خزائن ج۱۹،ص۷۱ حاشیہ) مرزا قادیانی کے بقول: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۵، خزائن ج۱۱،ص۲۸۹ حاشیہ)

مرزا قادیانی نے اسلامی عبادات کا بھی تمسخر اڑایا۔ نماز کے بارے میں مرزا قادیانی نے کہا کہ اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ (ملفوظات احمدیہ ج۱،ص۵۲۵) قادیانیت میں زکوٰۃ کی بجائے اپنی کمائی پر دس فیصد چندے ہیں۔ قادیانیت میں ظلی حج کا تصور ہے۔ یہ حج مکہ مکرمہ کی بجائے قادیان میں ہوگا۔ کیونکہ اب مکہ اور مدینہ میں فیض ختم ہو چکا ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۳۵۲، خزائن ج۵،ص ایضاً)

ان کفریہ عقائد کی بنیاد پر قادیانیوں کے روزے بھی مردود ہیں۔ جہاد مرزا غلام احمد قادیانی نے ممنوع قرار دیا اور اسے منسوخ کر دیا۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۶، خزائن ج۱۷،ص۷۷)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلام کے ہر عقیدے اور اسلام کی ہر عبادت کے بارے میں ہتک آمیز الفاظ کہے۔ کیا قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہہ سکتے ہیں؟ آئین پاکستان ۱۹۷۳ء میں ۱۹۷۴ء میں دوسری ترمیم کے مطابق قادیانی دستوری، مذہبی اور قانونی طور پر غیر مسلم قرار دیے گئے۔

مرزا غلام احمد قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرا۔ اس کی زندگی کے ریکارڈ، اس کے مذہبی تصورات اور باطل عقائد کی بنیاد پر قادیانیت صحرا میں ایک سراب اور دھوکہ ہے اور اس کی تعلیمات کفر کے اندھیروں کی داستان ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر آخرت میں کوئی کامیابی کی امید نہیں رکھی جا سکتی۔

مرزا غلام احمد قادیانی مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ سے سخت تنگ تھا۔ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف اخبارات اور پریس میں لکھتا تھا۔ مرزا قادیانی نے اللہ سے دعا کی کہ: ”ہم میں سے جو جھوٹا ہے۔ وہ ہیضے کی موت مرے اور سچا جھوٹے کے بعد مرے۔“ (مجموعہ اشتہارات، جلد دوم، ص ۷۰۵)

مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء میں ہیضے سے مرا۔ جبکہ مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ کی وفات مرزا قادیانی کے مرنے کے چالیس سال بعد مارچ ۱۹۴۸ء کو سرگودھا میں ہوئی۔ مرزا بالآخر اپنی ہی مانگی ہوئی موت یعنی ہیضے سے مرا۔ (حیات ناصر: میر ناصر نواب یعنی خسر مرزا قادیانی، ص ۱۴)

مزید مطالعہ کے لئے ملاحظہ ہو: سیرت المہدی جلد اوّل، ص ۱۰، ۱۱: از: مرزا بشیر احمد!!!

مولوی ابوبکر سومرو اور قاری نیاز احمد خاصخیلی کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنڈیارو ضلع نوشہرو فیروز کے جماعتی ساتھی مولوی ابوبکر سومرو کے والد محمد شریف سومرو ۱۲؍ستمبر کو جان جان آفرین کے حوالہ کر گئے۔ ان کا جنازہ سائیں مولانا محمد قاسم سومرو نے پڑھایا۔ علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دریا خان مری کے ذمہ دار قاری نیاز احمد خاصخیلی کے جواں سال بھائی ریاض علی خاصخیلی ولد غلام محمد خاصخیلی کا ۱۶؍اگست کو انتقال ہوگیا۔ نماز جنازہ ان کے چھوٹے بھائی قاری عبدالماجد خاصخیلی نے پڑھایا۔ نواب شاہ کے امیر مولانا محمد انیس، مبلغ مولانا محمد تجمل حسین، مولانا قاری امجد مدنی، قاری علی اصغر و دیگر جماعتی رفقاء جنازہ میں شرکت کر کے مرحومین کے لواحقین کے غم میں شریک ہوئے۔ قارئین لولاک سے مرحومین کے لئے ایصال ثواب کی درخواست ہے۔

مولانا محبوب الٰہی ہزاروی کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے نائب امیر مولانا محبوب الٰہی ہزاروی کی والدہ حرکت قلب بند ہونے کی بناء پر انتقال کر گئیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور بہت سی ظاہری و باطنی خوبیوں والی خاتون تھیں۔ نماز جنازہ حضرت مولانا محبوب الٰہی ہزاروی نے پڑھایا۔ جنازہ میں شہر بھر کے علماء کرام، تاجر، سیاسی وسماجی حلقوں کے احباب نے شرکت کی۔ مولانا اللہ وسایا نے مولانا فقیر اللہ اختر اور مولانا عارف شامی کے ہمراہ مولانا محبوب الٰہی ہزاروی کے گھر ان کی والدہ کے انتقال پر تعزیت کی۔

محاسبہ قادیانیت جلد نمبر ۷ کا مقدمہ

مولانا اللہ وسایا

الحمد للّٰہ وکفٰی وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی ۰ امابعد!

محض اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے محاسبہ قادیانیت کی جلد ہفتم آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ **فللحمد للہ اوّلاً و آخراً**۔اس جلد میں:

۱...... مولانا محمد عظیم سرکاری واعظ نے ایک رسالہ ’’درتحقیق قبر مسیح‘‘ تالیف کیا۔اس رسالہ میں سوال وجواب کی طرز پر بطور مذاکرہ یا مباحثہ کے اس موضوع پر یہ بحث مرتب کی گئی جوایک کامیاب وباوقار کوشش ہے۔جناب محمد عبدالوہاب صاحب عندلیب ایڈیٹر رسالہ واعظ نے شائع کیا۔

۲...... جناب السید محمد امین علی النقوی باب الہدیٰ فیض آباد فیصل آباد نے اگست ۱۹۸۸ء میں ایک رسالہ تالیف کیا جس کا تاریخی نام ’’**السیف الحقانی علٰی کفر القادیانی** ‘‘المعروف’’**لا نبی بعدی** ‘‘ تجویز کیا۔جس سے ۱۴۰۹ھ سن برآمد ہوتا ہے۔یہ رسالہ عربی نظم میں ہے۔اس کے سات باب ہیں۔الباب الاوّل میں حمد باری تعالیٰ، الباب الثانی میں مدح رسول اللہ ﷺ، الباب الثالث میں منقبۃ المہدی والمسیح علیہما السلام، الباب الرابع رد قادیانی، الباب الخامس میں عقائد وافکار قادیانی، الباب السادس میں قادیانی قوم سے خطاب اور الباب السابع میں عالم اسلام کے مسلمانوں کو خطاب کیا گیا ہے۔ساتھ ساتھ اردو ترجمہ بھی دے دیا گیا ہے۔بہت مزے کی چیز ہے۔

۳...... جناب نادر علی ساکن گڑھ شنکر محلہ جوڑیاں ضلع ہوشیار نے ایک رسالہ بنام ’’درہ نادریہ برسر فرقہ مرزائیہ‘‘ تحریر کیا۔مطبع پریس امرتسر سے علامہ حسین میر کاشمیری مینجر وپرنٹر نے شائع کیا۔ٹائٹل پر اشاعت اوّل میں یہ تعارف دیا گیا:’’مرزا غلام احمد قادیانی کے کاذب اور مفتری ہونے کے ثبوت میں نہایت پختہ روشن ادلہ اور محققانہ ابحاث ہیں جنہیں طالبین حق ملاحظہ فرما کر بہت مسرور ہوں گے۔‘‘

۴...... جناب عزیز الرحمن سنجرانی قدیر آباد ملتان کے رہائشی تھے۔مجلس احرار الاسلام سے نظریاتی وابستگی تھی۔’’آئینہ مرزائیت‘‘ نامی رسالہ میں دوسوال قادیانیوں کے غور وفکر کے لئے ان کی کتابوں کے حوالہ جات پر مشتمل تحریر کئے۔

۵...... جناب شاہ نواز اعوان الحسینی پنڈی گھیپ نے ’’بناپتی نبی‘‘ کے نام سے رسالہ تحریر کیا۔ٹائٹل پر یہ تعارف لکھا۔’’مصنف نے قادیانی گروہ کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا تاریخی پس منظر نہایت عرق ریزی سے

امت مسلمہ کے سامنے پیش کیا ہے۔''

۶...... جناب محمد اقبال لودھی جالندھری پنشنر سب انسپکٹر پولیس نے ''نبوت ختم'' نامی رسالہ تحریر کیا۔

۷...... حافظ محمد الیاس سکنہ وزیر اڈاک خانہ نور پورہ ورکاں ضلع شیخوپورہ نے ''مرزا غلام احمد قادیانی اور قرآن'' کے نام سے پمفلٹ تحریر کیا۔

۸...... جناب منیر الدین مجاہد صدر مجلس دعوۃ الاسلام مسجد گلزار یاقوت پورہ حیدر آباد دکن نمبر ۲۳ نے ''فکر انگیز پیغام'' کے نام سے پمفلٹ شائع کیا۔

۹...... جناب مولانا محمد اکرم زاہد جہلمی نے ''فتنہ مرزائیت اور مسئلہ ختم نبوت'' کے نام پر پمفلٹ شائع کیا۔

۱۰...... جناب سید تصدق حسین بی.اے فاضل نے حزب الانصار بھیرہ سے ''تحفہ قادیان'' کے نام پر پمفلٹ شائع کیا۔

۱۱...... جناب مولانا ابو محمود محمد اسحق رحمانی مونگیری نے ''اثر مباہلہ عبدالحق غزنوی بر غلام احمد کادیانی'' تحریر کیا۔ جو صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲۰ میں شائع ہوا۔ جو ہم ''احتساب قادیانیت'' میں شائع کر چکے ہیں۔ زیر نظر اسی رسالہ میں دو مقامات پر بعد میں مصنف نے کچھ ترمیم و اضافہ کیا۔ اس لئے اب محاسبہ میں ان ترمیمات سمیت دوبارہ شائع کر رہے ہیں۔

۱۲...... مولانا ثناء اللہ امرتسری نے ایک رسالہ ''عقائد مرزا'' کے نام پر تحریر کیا جو ہم ''احتساب قادیانیت'' میں شائع کر چکے ہیں۔ ''عقائد مرزا'' کے نام پر ایک اور مختصر پمفلٹ مکتبہ ایوبیہ کراچی نے بھی شائع کیا جو اس کتاب میں محفوظ کر رہے ہیں۔

۱۳...... مولانا محمد انور مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ نے ''خاتم النبیین'' کے نام پر پمفلٹ تحریر کیا۔

۱۴...... جناب غلام مجتبیٰ کا ایک مضمون اپریل ۱۹۷۳ء میں البلاغ کراچی میں شائع ہوا۔ جسے بعد میں صدیقی ٹرسٹ نے پمفلٹ کی شکل میں شائع کیا۔ اس کا نام ''مرزا قادیانی کی یہودیوں کے لئے ایک عظیم خدمت'' ہے۔

۱۵...... جمعیۃ علماء اسلام کے سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا محمد عبداللہ ﷫ بھکر والوں کو ۱۹۶۸ء میں قادیانیوں کے خلاف تقریر کرنے کے الزام میں نوٹس دیا۔ جس کا ''ڈپٹی کمشنر میانوالی کا نوٹس اور اس کا مدلل جواب'' کے نام سے آپ نے جواب تحریر کیا۔

۱۶...... گوجرانوالہ چک جگنہ میں ۲۹ نومبر ۱۹۸۳ء کو قادیانیوں سے ایک مناظرہ طے پایا۔ اہل اسلام کی طرف سے مجلس تحفظ ختم نبوت گجرات کے مبلغ و امیر چوہدری محمد خلیل صاحب ﷫ اور قادیانیوں کی طرف سے محمد اعظم اکسیر مناظر مقرر ہوئے۔ قادیانیوں کی ذلت آمیز شکست کی ایک رسالہ میں داستان بیان کی گئی ہے۔ پمفلٹ کا نام ''قادیانیوں کا کھلا فرار'' مرتب چوہدری خلیل احمد مرحوم ہے۔

۱۷...... محمدی بیگم کی وفات ۱۹؍نومبر ۱۹۶۶ء بروز ہفتہ لاہور میں ہوئی۔ اس پر مولانا ابوالمحمود سوہدروی نے ایک مضمون لکھا جس کا عنوان ’’تازیانہ عبرت، مرزاقادیانی کی آسمانی منکوحہ محترمہ محمدی بیگم کا انتقال‘‘ تجویز کیا۔ جسے شبان اہل حدیث سرگودھا نے پمفلٹ کی شکل میں شائع کیا۔

۱۸...... مجلس احرار اسلام لائل پور (فیصل آباد) نے ایک پمفلٹ شائع کیا جسے مولانا تاج محمود مرحوم نے مرتب کیا۔ عنوان تھا: ’’مرزائیوں کے ناپاک عزائم اور عقائد‘‘

۱۹...... حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب ؒ نے جنرل محمد ضیاء الحق کو قادیانی مسئلہ پر ایک خط تحریر کیا جسے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پمفلٹ کی شکل میں شائع کیا۔ آگے چل کر یہی خط امتناع قادیانیت آرڈیننس کے اجراء کا باعث بنا۔ پمفلٹ کا نام ’’صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کی خدمت میں مسئلہ ختم نبوت سے متعلق مثبت تجاویز‘‘ رکھا گیا۔

۲۰...... حضرت مولانا مشتاق احمد ابوضیاء علی پوری مرحوم نے ایک رسالہ ’’حقیقت مرزائیت‘‘ کے نام سے تحریر کیا۔

۲۱...... حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ کا ۱۰؍اپریل ۱۹۵۱ء میں جامعہ خیرالمدارس ملتان کے جلسہ، عام وخاص باغ ملتان میں ختم نبوت پر بیان ہوا۔ جو حضرت امیر شریعت ؒ کی صاحبزادی سیدہ ام کفیل بخاری ؒ نے ضبط تحریر میں لایا۔ حضرت امیر شریعت کے صاحبزادہ اور جانشین سید حافظ محمد عطاء المنعم شاہ بخاری ؒ نے اپنے پیش لفظ کے ساتھ شائع فرمایا۔

۲۲...... حضرت مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی ؒ نے فیصل آباد جامع مسجد جناح کالونی میں خطاب فرمایا۔ جسے سٹوڈنٹس یونین نے پمفلٹ کی شکل میں شائع کیا۔ عنوان تھا: ’’مفتی محمد نعیم لدھیانوی خطیب لائل پور کا جمعہ کے اجتماع جامع مسجد جناح کالونی میں خطاب‘‘

۲۳...... احمد پور شرقیہ کے جناب سید محمد ارشد بخاری ایڈووکیٹ نے مضمون تحریر فرمایا۔ جسے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم نے پمفلٹ کے طور پر شائع کیا۔ عنوان ’’گستاخ رسول کی متفقہ سزائے موت‘‘ تھا۔ یہ جولائی ۱۹۸۶ء کی بات ہے۔

۲۴...... حضرت مولانا محمد ابراہیم واسو ضلع منڈی بہاؤالدین کے رہنما تھے۔ آپ نے کتاب لکھی۔ ’’الحق الصریح فی حیات المسیح‘‘ یہ دسمبر ۱۹۸۵ء کی بات ہے۔

محاسبہ قادیانیت کی ساتویں جلد (ہذا) میں مذکورہ بالا چوبیس رسائل ہم نے یکجا کر دیئے ہیں۔ چنانچہ:

۱......	مولانا محمد عظیم سرکاری واعظ	کا	۱ رسالہ
۲......	جناب السید محمد امین التقوی فیصل آباد	کا	۱ رسالہ
۳......	جناب نادر علی ہوشیارپوری	کا	۱ رسالہ

۴......	جناب عزیز الرحمٰن سنجرانی ملتانی	کا	۱	رسالہ
۵......	جناب شاہ نواز اعوان الحسینی	کا	۱	رسالہ
۶......	جناب محمد اقبال لودھی جالندھری	کا	۱	رسالہ
۷......	جناب حافظ محمد الیاس شیخوپوری	کا	۱	رسالہ
۸......	جناب بدرالدین مجاہد حیدرآبادی	کا	۱	رسالہ
۹......	مولانا حافظ محمد اکرم زاہد جہلمی	کا	۱	رسالہ
۱۰......	جناب سید تصدق حسین (بی.اے) بھیرہ	کا	۱	رسالہ
۱۱......	جناب مولانا ابومحمود محمد اسحٰق رحمانی مونگیری	کا	۱	رسالہ
۱۲......	ناظم مکتبہ ایوبیہ کراچی	کا	۱	رسالہ
۱۳......	مولانا محمد انور جلال پوری کوئٹہ	کا	۱	رسالہ
۱۴......	جناب غلام مجتبیٰ	کا	۱	رسالہ
۱۵......	حضرت مولانا محمد عبداللہ بھکر	کا	۱	رسالہ
۱۶......	جناب چوہدری محمد خلیل گجرات	کا	۱	رسالہ
۱۷......	مولانا ابومحمود سوہدروی	کا	۱	رسالہ
۱۸......	حضرت مولانا تاج محمود صاحبؒ	کا	۱	رسالہ
۱۹......	حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ	کا	۱	رسالہ
۲۰......	مولانا ابوضیاء مشتاق احمد علی پوری	کا	۱	رسالہ
۲۱......	سیدہ ام کفیل بخاری	کا	۱	رسالہ
۲۲......	حضرت مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی	کا	۱	رسالہ
۲۳......	جناب سید محمد ارشد بخاری ایڈووکیٹ	کا	۱	رسالہ
۲۴......	حضرت مولانا محمد ابراہیم واسو	کی	۱	کتاب

گویا چوبیس حضرات کے رسائل کا مجموعہ: ۲۴ رسائل وکتب

اس جلد میں پیش خدمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازیں۔

محتاج دعاء: فقیر اللہ وسایا!

۲۴ر شعبان المعظم ۱۴۳۸ھ، مطابق ۲۱ر مئی ۲۰۱۷ء

بھکر ...... قادیانی مرکز سے نیا مورچہ ختم کرادیا گیا

ڈاکٹر دین محمد فریدی

۶/اگست ۲۰۱۷ء کو چشتی چوک سے پیالہ چوک کی طرف رکشے پر جارہا تھا۔ ڈھانڈلہ گلی میں قادیانی مرکز چھ کنال رقبہ میں ہے۔ اس پر نظر پڑی تو قادیانی مرکز پر دوبارہ مورچہ تعمیر کرلیا گیا تھا۔

اپریل ۲۰۱۳ء کو بھی انہوں نے اپنے مرکز پر مورچہ بنایا تھا۔ اس وقت میرا ہرنیا کا آپریشن ہوا تھا۔ رات کو آپریشن ہوا صبح دس بجے کے قریب ڈھانڈلہ گلی سے ایک مسلمان کا فون آیا کہ قادیانیوں نے اپنے مرکز پر مورچے تعمیر کرلئے ہیں۔ اگلے دن ہسپتال سے فارغ ہوکر گھر آیا۔ اسی دن مولوی محمد علی صدیقی مرحوم اور مولوی محمود حسن فریدی کا سہارا لیکر ڈی سی او بھکر اور ڈی پی او بھکر سے ملا اور صورت حال بتا کر مورچے ختم کرانے کی استدعا کی۔ انتظامیہ فوراً حرکت میں آئی اور دو دن کے اندر اندر مورچے ختم کرادیئے۔ عرصہ تقریباً تین سال سے ایک حادثہ میں دائیں پاؤں کے گھٹنے اور بائیں پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی چلنا پھرنا دشوار ہوا ایک قسم کا گوشہ نشین ہوا۔ پھر مولانا محمد علی صدیقیؒ اور جمال عبدالناصرؒ کی وفات کے صدمات نے نڈھال کردیا۔

قادیانیوں کو اس صورت حال کی پوری خبر تھی اور ان کو توقع تھی کہ دین محمد فریدی حادثے کے بعد اور بیٹوں کی موت کے بعد دل شکستہ ہوگیا ہے۔ اب ہماری حرکتوں کا نوٹس لینے والا کوئی نہیں۔ مگر جہاں پر ایمان کا معاملہ ہو وہاں پر دل...... شکستی کیسی؟

قادیانی مرکز کے حالات کا مکمل جائزہ لیا۔ صبح ڈی پی او بھکر سے حالات پر تبادلہ خیال کے لئے آفس حاضر ہوا، لیکن اس دن ڈی پی او صاحب دفتر تشریف نہیں لائے۔ سیکورٹی برانچ میں بات ہوئی تو ایک اہم فرد اقلیت کا بہانہ کرکے قادیانیوں کی حرکت کی حمایت پر آمادگی کا اظہار کرتے نظر آیا۔ مجھے شک ہوا کہ ابوبکر خدابخش تھو کہ جو کہ ڈی آئی جی ہے اور پنجاب حکومت میں دخیل ہے اور وہ رہائشی ضلع بھکر کا ہے وہ اپنے عہدہ سے ناجائز فائدہ اٹھا کر قادیانیوں کو مسلمانوں پر مسلط کررہا ہے۔ ان حالات کے اندر میں نے اخباری بیان جاری کردیا کہ قادیانی بھکر کے حالات خراب کرنا چاہتے ہیں۔ میرے بیان کی تائید میں ڈاکٹر نثار احمد امیر جماعت اسلامی ضلع بھکر اور مولانا صفی اللہ امیر جمعیۃ علمائے اسلام ضلع بھکر کے بیانات آئے جس کی وجہ سے شہر میں تشویش پیدا ہوگئی۔ اب تو انتظامیہ بھی حرکت میں آئی خفیہ ایجنسیوں نے بھی حرکت کی آخر ڈی. پی. او ضلع بھکر نے ڈی ایس پی صدر جناب اسداللہ خان کو تحقیقات کا حکم دیا۔

۱۱راگست ۲۰۱۷ء بروز جمعۃ المبارک کو بندہ کو فون آیا کہ گیارہ بجے ڈی ایس پی صدر کے دفتر میں میٹنگ ہے۔ اپنا موقف پیش کریں۔ بندہ ڈی ایس پی صدر کے دفتر پہنچا وہاں صدر انجمن تاجران اور وائس چیرمین میونسپل کمیٹی بھکر رانا محمد حنیف۔ مولانا صفی اللہ کا نمائندہ مولانا محمد اقبال ...... ڈاکٹر نثار امیر جماعت اسلامی اور بریلوی مکتبہ فکر ضلع بھکر کے راہنما مولانا عبدالرحیم اور دیگر احباب موجود تھے۔

سب احباب نے ایک ہی بات کہی کہ دین محمد فریدی جو بھی بات کریں گے ہم اس کی مکمل تائید کرتے ہیں۔ ایس۔ایچ۔او۔ سٹی تھانہ بھکر جناب آصف خان نیازی سے پوری تفصیل سے بات کی اور کہا کہ یہ کیمرے پہلے بنے تھے اور انتظامیہ نے گرادیے تھے اور میں نے کہا کہ یہ جو کیمرے لگے ہیں وہ دروازے کے اوپر ہوں۔ اونچائی پر لگے کیمرے مسلمانوں کے گھروں کی تصاویر لیتے ہیں جس کی وجہ سے بے پردگی ہوتی ہے۔ ہمیں کیمروں پر کوئی اعتراض نہیں مگر ان کی چیکنگ ضروری ہے گلی والوں نے بتایا ہے کہ یہاں رات کو قادیانیوں کے پراسرار افراد آتے ہیں۔

ڈی۔ایس۔پی نے یہ بات فوراً تسلیم کر لی اور ایس۔ایچ۔او کو حکم دیا کہ ہر ہفتہ قادیانیوں سے ویڈیو لے کر چیک کرے اور مورچے بھی گرادیے جائیں گے۔

الحمد للہ! ہم کامیاب لوٹے۔ اس جمعہ ہم نے احتجاج کا پروگرام بنایا تھا۔ میں نے فوراً احباب کو آگاہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کامیاب کر دیا۔ اب انتظامیہ کا شکریہ ادا کر دیا جائے۔ لہٰذا جمعۃ المبارک میں انتظامیہ بھکر کو مسلمانوں کی طرف سے شکریہ ادا کیا گیا۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس ایبٹ آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس ۷ر ستمبر ۲۰۱۷ء بروز اتوار بعد نماز ظہر مرکزی جامع مسجد ایبٹ آباد میں مولانا شفیق الرحمٰن کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ نقابت کے فرائض جناب ساجد اعوان نے انجام دیے۔ مفتی سید زین العابدین نے کلام پاک کی تلاوت سے کانفرنس کا آغاز کیا۔ مولانا عبدالباسط اور انعام اللہ نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مہمان مقررین میں مولانا محمد طیب فاروقی اسلام آباد، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا محمد امجد خان لاہور، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی پشاور اور مولانا اللہ وسایا شامل ہیں۔ مقررین حضرات نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وعظمت کو اجاگر کرتے ہوئے فتنہ قادیانیت کی سازشوں کو بے نقاب کیا اور سامعین سے قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کا عہد لیا۔ علاقہ کے سیاسی، سماجی اور مذہبی اداروں سے تعلق رکھنے والے ہزاروں کی تعداد میں ختم نبوت کے رضاکاران نے شرکت کی۔ کانفرنس کا اختتام مولانا شفیق الرحمٰن کی دعا پر ہوا۔

جناب وائس چانسلر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کے نام کھلا خط

سید شجاعت علی شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱...... جناب وائس چانسلر صاحب علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

۲...... جناب ڈین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

عرض ہے کہ جناب کی توجہ ایم.اے اسلامیات کے ایک کورس ”پاکستان میں قرآن مجید کے تراجم وتفاسیر“ (کورس کوڈ 4578) کی درسی کتاب کے ایک حصہ کی طرف مبذول کرواتا ہے۔

(سرورق کتاب الف-A)

حقیقت یہ ہے کہ اپنے اس دعویٰ کہ ”یہ کتاب علوم اسلامیہ تخصص فی القرآن والتفسیر کے طلبہ کے لئے“ کی مکمل ترجمانی کہاں تک کرتی ہے۔ اس کے لئے تفصیلی تبصرہ کی ضرورت ہے کہ کیا کتاب موضوع کا حق ادا کررہی ہے۔

تاہم آج کی گزارش کورس کے تعارف میں لکھے اس جملے سے متعلق ہے کہ: ”پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے۔ اس کی بنیاد کلمہ طیبہ پر رکھی گئی ہے۔“ (کورس کا تعارف از مؤلف) اور پھر کتاب کے صفحہ نمبر 10 پر دی گئی۔ ترجمہ سے متعلق دوسری شرط کہ ”مفسر ومترجم کا رجحان ومیلان کسی باطل عقیدہ کی جانب ہوگا تو وہ عقیدہ اس کے فکر پر چھا جائے گا۔“

اس تمہید کے بعد عرض یہ ہے کہ قادیانی دائرہ اسلام سے خارج جدا ایک غیرمسلم اقلیت ہیں۔ چاہے وہ قادیانی احمدی ہوں یا لاہوری احمدی۔ آئین پاکستان کی رو سے ہردو غیرمسلم اقلیت ہیں۔ لہٰذا ان کے عقائد باطل اور رجحان غیراسلامی ہیں۔ یوں ان کے کسی فرد کا لکھا ہوا ترجمہ قرآن مجید یا تفسیر ناقابل اعتبار ناقابل اعتماد ہے۔ کوئی بھی مسلمان اس سے علمی یا روحانی فائدہ نہیں پاسکتا۔ اس طرح کے ترجمہ اور تفسیر کو صرف ترجمہ وتفسیر کی فہرست میں تو جگہ دی جاسکتی ہے جب کہ ساتھ یہ وضاحت ہو کہ یہ غیرمسلم کی تحریر ہے اور اس کا اہل اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

فاضل مؤلف کتاب زیر تبصرہ نے بعض مقامات مثلاً صفحہ نمبر 67 پر مرزا بشیر الدین قادیانی کے متعلق یہ نوٹ دیا ہے کہ یہ قادیانی نقطۂ نظر کے حامل کی تفسیر ہے۔ مصنف نے اپنے عقائد کو ثابت کیا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ آئین پاکستان کا حوالہ لکھ کر مزید تاکید ہوتی کہ یہ طبقہ غیر مسلم اقلیت ہے۔ اہل اسلام کا نمائندہ نہیں تاہم اس سے مذکورہ عقائد کے طلباء استفادہ کر سکتے ہیں۔ اس گروہ سے باہر کے طلباء / سکالر اس کے پڑھنے کے مکلف نہیں۔ (فوٹو کاپی صفحہ نمبر 67، الف-B)

صفحہ نمبر 61 پر تفسیر لوامع القرآن از مرزا احمد علی امرتسری کے حوالے سے لکھا ہے۔ ''اس تفسیر میں سرسید احمد، غلام احمد پرویز، اور غلام احمد قادیانی کے خیالات کا بطور خاص ذکر ہے۔'' اس موقع پر وضاحتی نوٹ تفصیلاً ذکر ہونا ضروری تھا۔ مگر مؤلف نے غیر مسلم قادیانی کا دوسرے دو مفسرین سرسید احمد اور غلام احمد پرویز کے ساتھ تقابل کر کے مرزا کو ان کا ہم پلہ ظاہر کیا ہے۔ یوں ناواقف مسلمان اسے بھی انہیں دو کی طرح ایک مسلمان (گو کہ غلط تفسیر کرنے والے) مفسر ہی خیال کرے گا۔ (فوٹو کاپی صفحہ نمبر 61، الف-C)

سب سے بڑھ کر جو بڑی مشکل ہے وہ صفحہ نمبر 107 پر انگریزی زبان میں قرآن مجید کے تراجم وتفاسیر کے ذیل میں ہے۔ یہاں پہلی تفسیر مارماڈیوک محمد پکھتال کی ہے جو کہ خود مقدمہ میں اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کرتا ہے۔ جب کہ مؤلف کتاب زیر تبصرہ اسے مسلمانوں کا ہمدرد بھی خواہ لکھتے ہیں۔ دوسرے نمبر پر ''القرآن حامل المتن مع حواشی تفسیر اور ترجمہ مولوی محمد علی ایم.اے امیر جماعت احمدیہ لاہور درج ہے۔'' یہاں کسی قسم کی پہلی جتنی وضاحت بھی نہیں بلکہ لکھتے ہیں: ''تعلیم یافتہ مسلمانوں میں خوب مقبول ہوا۔ باہر والوں کی نظر میں اسلامی حیثیت سے مستند سمجھا جاتا رہا۔ شروع میں مفصل دیباچہ ہے جس میں اصول دین عقائد واحکام شریعت سب ضروری تفصیل کے ساتھ آ گئے ہیں اور اس ذریعہ سے پوری رہنمائی اور واقفیت اسلام کے متعلق ہو جاتی ہے۔'' وغیرہ وغیرہ!!!

مزید لکھتے ہیں: ''احمدیت ان حواشی میں زیادہ نہیں۔ البتہ ''سید احمد خانیت'' اچھی خاصی موجود ہے۔ اب یہ ترجمہ انگریزی خواں طبقہ میں مقبول ہے۔'' (فوٹو کاپی صفحہ نمبر 107، 108، الف-D)

مؤلف کتاب زیر تبصرہ کے اس تعارف سے جو کچھ سمجھ میں آتا ہے وہ یہ کہ:

ا...... ان کے نزدیک ربوہ والے مرزائی تو مسلمان نہیں مگر لاہوری طبقہ کو شاید وہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں گردانتے۔ کیونکہ انہوں نے لاہوری جماعت احمدی کے امیر کو مسلمان مفسرین میں درج کیا ہے۔ مزید براں کتاب کے صفحہ 111 میں ایک نئے عنوان کے تحت قادیانی نقطۂ نظر سے لکھے گئے تراجم وتفاسیر کا علیحدہ ذکر کیا گیا ہے جو اس گمان کو تقویت دیتا ہے۔

(فوٹو کاپی صفحہ نمبر 111، الف-E)

۲...... یہ کہ اتنا صائب اور پرزور تبصرہ گویا قاری کو اس تفسیر کی طرف راغب کرنے کے لئے ہے۔ لگتا ہے تخصص فی التفسیر کے طالب علم کو ایک مسلمان مفسر کی عمدہ تفسیر کے متعلق معلومات فراہم کی جارہی ہیں۔ حالیہ کورس میں شامل طلباء کے مشقی کام میں ایک سوال کے جواب میں یہ تاثر سامنے آیا ہے۔

۳...... یہ کہ مؤلف اس تفسیر کی مقبولیت کس حوالے سے کر رہے ہیں جب کہ خود لکھتے ہیں احمدیت ان حواشی میں زیادہ نہیں (ہے تو سہی) قطرہ شراب کا پانی کے بھرے برتن کو ناپاک کرنے کے لئے کیا کافی نہیں ہوتا؟

جناب کی توجہ اس طرف مبذول کرانے کا مقصد یہ ہے کہ نظریاتی ملک کے تعلیمی نصاب میں پڑھنے والے طلباء کے لئے نظریہ سے دوری کا سامان مہیا کرنا اور پھر ترغیب کے طور پر اس کی مقبولیت کا بار بار تذکرہ کرنا کسی بھی صورت قابل قبول نہیں۔ گزارش ہے کتاب کے ان تمام حصوں کی کسی مستند اہل علم سے نظرثانی کروا کر آئندہ سال تصحیح شدہ کتاب طلباء میں تقسیم کی جائے۔ کیونکہ اس کی موجودہ صورت نہ صرف نظریہ وعقیدہ کی خلاف ورزی ہے بلکہ آئین سے متصادم ہونے کی صورت میں قابل تعزیر جرم بھی ہے۔

اللہ رب العزت ہماری حفاظت فرمائیں۔ آمین!!!

طالب دعا...... سید شجاعت علی شاہ ساکن داتا...... تحصیل وضلع مانسہرہ ...... 9 ستمبر 2007ء

نوٹ: اصل خط میں حوالہ جات کے عکس لف تھے۔ ہم نے یہاں انہیں حذف کردیا ہے۔ ادارہ!

جہنم سے آزادی کی دعاء

امام نسائی ؒ اپنی سند کے ساتھ ام المؤمنین حضرت میمونہؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت مسلم بن زیادؒ کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔ انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی صبح کے وقت یہ دعا پڑھے:

”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَشْھَدُكَ وَ اُشْھِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَ مَلَائِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ “ ﴿اے اللہ! تحقیق میں آپ کو آپ کے عرش کے حاملین آپ کے فرشتوں کو اور آپ کی مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ بلاشبہ آپ ہی اللہ ہیں اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ آپ کے بندے اور رسول ہیں۔﴾

تو اللہ تعالیٰ اس کے چوتھائی حصہ کو اس دن جہنم سے آزاد فرمادیتے ہیں۔ اگر اس دعا کو چار مرتبہ پڑھے تو اسے اللہ تعالیٰ اس دن جہنم سے آزاد فرمادیتے ہیں۔ (عمل الیوم واللیلۃ ص ۲۶)

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... مولانا محمد وسیم اسلم

مستند قصص الاولیاء: مرتب: محمد اسحاق ملتانی: صفحات ۵۷۶: قیمت: درج نہیں: ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان: ملنے کا پتہ: مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ، اسلامی کتاب گھر خیابان سرسید راولپنڈی۔

اولیاء اللہ کی مجالس میں بیٹھنا اور ان کی صحبت اختیار کرنا جس طرح فائدہ سے خالی نہیں، اسی طرح ان اولیاء کرام کے حالات و واقعات کے مطالعہ سے محبت الٰہی کو فروغ دینا، اپنے دلوں کو منور کرنا اور اپنی روحوں کو حلاوت ایمانی سے جلا بخشنا بھی کسی طرح فائدہ سے خالی نہیں۔ اسی لئے صاحب کتاب نے اسلامی تاریخ سے مختلف موضوعات کی روشنی میں اکابر اولیاء کے ایک ہزار سے زائد واقعات و حکایات کو جمع کیا ہے۔ ان حکایات و واقعات کا مطالعہ یقیناً آپ کی عملی زندگی میں انقلاب پیدا کرنے کا سبب ہوگا۔ ان شاءاللہ!

ڈاکٹر سید شیر علی شاہ مدنیؒ کے دلچسپ سفرنامے: مرتب: مولانا نوراللہ فارانی: صفحات ۱۹۲: قیمت: درج نہیں: ناشر: القاسم اکیڈمی خالق آباد نوشہرہ: ملنے کے پتے: مکتبہ رشیدیہ سردار پلازہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ، جدید مکتبہ رشیدیہ محلہ جنگی پشاور، مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی کراچی، مکتبہ رحمانیہ لاہور۔

قریب زمانہ کی مشہور دینی و علمی شخصیات میں ڈاکٹر سید شیر علی شاہؒ کا شمار بھی ہوتا ہے۔ جو کہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے شیخ الحدیث تھے۔ درسی علوم وفنون میں مہارت تامہ کے ساتھ ساتھ فن تحریر، خطابت اور اردو پشتو زبان کی شاعری پر بھی ان کو عبور حاصل تھا۔ مذکورہ بالا کتاب ڈاکٹر شیر علی شاہؒ کی تحریری میدان سے وابستگی کی ایک جھلک ہے۔ جن میں ان کے اسفار حرمین شریفین، بیت المقدس، فلسطین، بغداد ایران وغیرہ ان کے اپنے قلم سے صفحہ قرطاس پر منتقل ہوئے ہیں۔ گویا مذکورہ کتاب ان کے سفرناموں کا مجموعہ ہے۔ ان سفرناموں میں سے بعض ماہنامہ دارالعلوم دیوبند، بعض ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک اور بعض ماہنامہ القاسم نوشہرہ میں شائع ہو چکے ہیں۔ القاسم اکیڈمی کی شائع کردہ کتاب ’’گنجینۂ علم وعرفان‘‘ کے آخر میں بھی یہ سفرنامے اشاعت کے مراحل سے گزر چکے ہیں۔ اب مولانا نوراللہ فارانی کی اضافی ترتیب وتدوین کے ساتھ مستقل کتابی شکل میں شائع ہوئے ہیں۔ ان سفرناموں میں تقریباً نصف صدی قبل کے ان مقامات قدسیہ کا ماحول، ان کے رہنے والوں کے رسم ورواج، معاشرتی بودوباش اور ان مقامات

کے ماحول اورنقوش (جو کہ بعض چیزیں اس ترقی کے دور میں اب موجود نہیں) کی نشاندہی پائی جاتی ہے۔ ان سفرناموں کونہایت شگفتہ اور شائستہ انداز میں بغیر کسی لفظی پیچ وتاؤ اور جملوں کے اتار چڑھاؤ سے بالاتر ہوکر تحریر کیا گیا ہے۔ سفرناموں کا ایک دلچسپ مجموعہ ہے جو قارئین کو تحریر کے ذریعہ تصوراتی مشاہدات سے لطف اندوز کرے گا۔

نبوت کے جھوٹے دعویداروں کی عبرت آموز داستان: مصنف: کنورانتظار محمد خان:

صفحات:۲۴۰: قیمت:۳۰۰: ملنے کا پتا: ہنی بکس اینڈ پبلشرز اردو بازار گلگشت ملتان 061-6224690

منکرین ختم نبوت اور جھوٹے مدعیان نبوت کا شیطانی سلسلہ نبی آخرالزماں، خاتم الانبیاءﷺ کے عہد رسالت سے شروع ہوکر آج تک جاری ہے، جو کہ امت مسلمہ کے اتحاد و یگانگت کا شیرازہ بکھیرنے کی مذموم کوشش میں لگا ہوا ہے۔ جھوٹے مدعیان نبوت کے تعاقب کا سلسلہ بھی ختم نبوت کے محافظ اول سیدنا صدیق اکبرؓ سے لے کر آج تک چلا آرہا ہے اور تا قیام قیامت ان شاء اللہ جاری رہے گا۔ اسی سلسلہ کو برقرار رکھنے کے لئے مذکورہ کتاب کو ترتیب دیا گیا۔ صاحب تحریر جناب کنورانتظار محمد خان وکالت کے پیشہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ۱۹۷۴ء سے لے کر اس وقت تک اسی شعبہ سے منسلک ہیں۔ ملتان ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ اسلام آباد میں وکالت کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف موضوعات پر متعدد کتب بھی تصنیف کر چکے ہیں۔ مذکورہ کتاب مصنف کے ''نبوت کے جھوٹے دعویداروں کی عبرت آموز داستان'' کے نام سے ۱۹۸۲ء میں قومی ٹرسٹ کے اخبار روزنامہ مشرق کے میگزین میں قسط وار شائع ہونے والے مضامین کا مجموعہ ہے، جسے اب کتابی شکل دی گئی ہے۔ مسیلمہ کذاب سے لے کر یحییٰ بہاری تک پچاس کے قریب جھوٹے مدعیان نبوت کی عبرت آموز داستانوں کا تذکرہ موجود ہے، جس میں کادیان کے دہکان، آنجہانی، مرزا کادیانی کا ذکر قدر تفصیل سے ہے۔ کتاب کو عمدہ طباعت میں شائع کیا گیا ہے۔

اسلامی آداب زندگی: مرتب: محمد سلیم جلوی: صفحات:۱۰۰: قیمت:۳۰ روپے: ملنے کا پتا: ادارہ دارالقرآن ٹرسٹ نزد مسجد امیر حمزہؓ جلہ جیم تحصیل میلسی ضلع وہاڑی 0301-7941493

مذکورہ بالا کتابچہ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے چار رسائل کا مجموعہ ہے۔ جن میں ''حقوق الاسلام، حقوق الوالدین، آداب المعاشرت اور اغلاط العوام'' شامل ہیں۔ کتابچہ کو ترتیب دینے کا مقصد مسلمانوں کو حقوق وآداب سے شناسائی دلانا ہے۔ تاکہ مسلمان حقوق کی ادائیگی اور آداب کی بجاآوری کے ذریعے اپنی عملی زندگی میں نکھار پیدا کر کے دارین کی فلاح حاصل کرسکیں۔ کتابچہ کو تبلیغ کی غرض سے انتہائی مناسب قیمت پر دستیاب کیا گیا ہے۔

ختم نبوت چوک منظور کالونی کراچی کا نوٹیفکیشن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منظور کالونی کراچی کے مخلص احباب کی مسلسل جدوجہد کے نتیجہ میں سرکاری سطح پر ختم نبوت چوک کا نوٹیفکیشن جاری کیا گیا۔ لاکھوں روپے کی مالیت اور کئی ماہ کی مسلسل محنت کے بعد الحمدللہ! خوبصورت ختم نبوت چوک کی تعمیر مکمل ہوئی۔ ختم نبوت چوک کی افتتاحی تقریب بھی منعقد کی گئی۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا قاضی احسان احمد، ڈی سی ایسٹ جناب آصف جان، جناب علی رضا عابدی، جمعیت علماء اسلام کے قاری محمد عثمان، مولانا قاری اللہ داد، مولانا محمد رضوان قاسمی، مولانا عبدالحی مطمئن نے خطابات کئے۔ قاضی صاحب نے ڈی سی صاحب کا شکریہ بھی ادا کیا۔ تقریب میں حلقہ کی سیاسی، مذہبی اور سرکاری شخصیات نے بھی بھرپور شرکت کی۔ ڈی۔سی صاحب کے دست مبارک سے افتتاح جب کہ قاری محمد عثمان کی دعا پر تقریب کا اختتام ہوا۔ ذیل میں نوٹیفکیشن ملاحظہ فرمائیں:

OFFICE OF THE
DEPUTY COMMISSIONER
KARACHI EAST

District Council Building, Sir Shah Sulaiman Road Karachi Tel # 021-99231214-5

No. DC / X / EAST / HVC / L.Br/ 660 /2016
Karachi, dated: 31 / 8 /2016.

NO OBJECTION CERTIFICATE

After perusal of the application of Malik Shahnawaz, Chairman Union Council No. 2, Manzoor Colony Karachi, as well as the report of Mukhtiarkar Ferozabad Karachi East, vide letter No. Mukh/F.abad/K/E/336/2016, dated. 19-08-2016, for re-construction, renovation and beautification of Roundabout namely Khatm-e-Nabuwat Chowk situated at junction of main Shaheed-e-Millat Expressway and Allama Iqbal Road from Eidgah Chowk Manzoor Colony towards expressway, there is no objection, and the permission is granted / allowed to Malik Shahnawaz, Chairman Union Council No. 2, Manzoor Colony Karachi for re-construction, renovation and beautification of Khatm-e-Nabuwat Chowk situated at above mentioned point subject to following conditions:-

1. No Road Obstruction as well as public nuisance shall be allowed.
2. No any commercial advertisement shall be allowed on the said round about.
3. No any political and religious, banner / flag etc shall be allowed.
4. No extension of said roundabout shall be allowed except as [illegible] site sketch / map
5. In case of extension of main road / service road as well as other development work in public interest, it will be removed.
6. The applicant will be held [illegible] for the violation of terms and conditions of NOC.
7. Availability of provision [illegible] (if any) from the land owner agency / authority etc
8. This NOC is liable to cancel [illegible] assigning any reason and prior notice.

ADDL: DEPUTY COMMISSIONER-I
SPECIAL JUDICIAL MAGISTRATE FOR
DEPUTY COMMISSIONER
KARACHI EAST.
31-8-16

Copy to:-

1. The Senior Superintendent of Police Karachi East & South, for information.
2. The Senior Superintendent of Police (Traffic) Karachi East for information.
3. The Administrator DMC Karachi East.
4. The Senior Director Traffic Engineering KMC, Karachi.
5. The Assistant Commissioner / Mukhtiarkar Ferozabad Sub-Division Karachi East.
6. The SHO, PS Baloch Colony Karachi East.
7. The applicant.

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

ختم نبوت کانفرنس صوبہ بلوچستان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام صوبہ بلوچستان کے مختلف مقامات پر کانفرنسز کا انعقاد کیا گیا۔ جس کا آغاز ۸ر ستمبر مطابق ۱۷ر ذوالحجہ بروز جمعہ سے کیا گیا۔ اس سلسلہ کی ابتداء اس سرزمین سے ہوئی جس کو ملک پاکستان میں یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہاں قادیانیوں کا داخلہ قانونی طور پر بند ہے۔ الحمدللہ! میری مراد بلوچستان کا ضلع ژوب ہے۔ جہاں پر ۸ر ستمبر بروز جمعہ دو مساجد میں بیان جمعہ کا اہتمام کیا گیا۔ مرکزی جامع مسجد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب فرمایا۔ جبکہ جامع مسجد شیخاں میں صوبائی مبلغ مولانا محمد اویس نے خطاب کیا۔ ۹ر ستمبر بروز ہفتہ خانوزائی میں مرکزی جامع مسجد میں بعد نماز عصر کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ مولانا عبدالظاہر کی زیر سرپرستی میں کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ اس کے بعد مبلغ مولانا محمد اویس نے مغرب تک کی پہلی نشست میں گفتگو کی۔ جبکہ بعد نماز مغرب تا عشاء اس کانفرنس کی دوسری اور آخری نشست میں مولانا محمد اسماعیل نے تفصیلی بیان فرمایا۔ ۱۰ر ستمبر بروز اتوار بعد نماز عصر کوئٹہ کی مرکزی جامع مسجد میں ۵۶ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت مولانا انوارالحق حقانی اور صوبہ بلوچستان کے قائم مقام امیر مولانا عبداللہ منیر نے فرمائی۔ اس کانفرنس کا آغاز قاری ابراہیم کاسی نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ کانفرنس کی پہلی نشست بعد نماز عصر تا مغرب میں مولانا محمد اسماعیل نے بیان کیا۔ دوسری نشست بعد نماز مغرب تا عشاء مرکزی مبلغ حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان نے پر مغز بیان کیا۔ تیسری اور آخری نشست بعد نماز عشاء منعقد ہوئی جس میں مولانا قاضی احسان احمد کراچی نے اپنے مخصوص انداز میں ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت کو حاضرین مجلس کے سامنے اجاگر کیا۔ ۱۱ر ستمبر بروز پیر دو مقامات پر کانفرنسز منعقد کی گئی۔ ایک لورالائی کی مرکزی جامع مسجد میں جس کی صدارت جناب خواجہ اشرف فرما رہے تھے اور اس کانفرنس کے مہمان خصوصی مولانا قاضی احسان احمد کراچی تھے۔ جبکہ دوسری کانفرنس کوئٹہ گول مسجد سیٹلائٹ میں منعقد کی گئی جس کی صدارت مولانا محمد عبداللہ منیر فرما رہے تھے۔ اس پروگرام کی پہلی نشست عصر تا مغرب میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بیان فرمایا۔ دوسری اور آخری نشست سے بعد نماز مغرب تا عشاء سے مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے بیان کیا۔ اختتامی دعا وقند ہاری مسجد کے امام وخطیب جناب مفتی احمد نے فرمائی۔

مبلغین کا سہ ماہی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا اجلاس ۱۴، ۱۵ ؍اکتوبر بروز جمعرات و جمعہ کو دفتر مرکزیہ ملتان میں مولانا عزیز الرحمن جالندھری کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا توصیف احمد حیدرآباد، مولانا مختار احمد میر پور خاص، مولانا تجمل حسین نواب شاہ، مولانا محمد حنیف کنری، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاول نگر، مولانا عبدالحکیم ساہیوال، مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال، مولانا محمد وسیم اسلم ملتان، مولانا خبیب احمد ٹوبہ ٹیک سنگھ، مولانا عبدالرشید غازی فیصل آباد، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر، مولانا امجد علی سرگودھا، مولانا محمد نعیم خوشاب، مولانا محمد قاسم سیوطی منڈی بہاؤالدین، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ، مولانا محمد فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، مولانا خالد عابد شیخوپورہ، مولانا محمد اقبال ڈیرہ غازی خان، مولانا محمد ساجد مظفر گڑھ، مولانا خالد میر جہلم، مولانا محمد بدر عباسی راولپنڈی، مولانا عابد کمال پشاور اور مولانا محمد اویس کوئٹہ سمیت کئی ایک مبلغین نے شرکت کی۔

اجلاس کا آغاز مولانا محمد امجد کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اجلاس میں مرحومین کے لئے ایصال ثواب کیا گیا۔ جن میں مولانا میاں زبیر احمد دین پوری، مولانا محمد احمد میاں علی ڈوگراں، چوہدری جمال الدین کمالیہ، سسر مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، سسر مولانا محمد طیب اسلام آباد، مولانا محمد اصغر انڈھڑ برادر مولانا جمال اللہ الحسینی، رانا تاج احمد نون شجاع آباد، جناب شمس الرحمن پرمٹ علی پور و دیگر حضرات شامل تھے۔

گزشتہ اجلاس کے فیصلہ کے مطابق ملک بھر کی ایک سو سے زائد تحصیلوں میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ جن کی رپورٹ کو تسلی بخش قرار دیا گیا۔ اجلاس میں ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ کے حوالہ سے ملک بھر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام اجتماعات، کانفرنسز، سیمینارز، کونشنز منعقد کئے گئے۔ مبلغین نے شرکاء اجلاس کو بتلایا کہ پروگراموں میں تجدید عہد کا اعلان کیا گیا کہ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے یادگار فیصلہ (جس میں قومی اسمبلی نے متفقہ آئینی ترمیم کے ذریعہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا) اور ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت ایکٹ کے تحفظ اور اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلوں کی حفاظت کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔

اجلاس میں طے ہوا کہ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں فزکس کے شعبہ کا نام معروف قادیانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام کا نوٹیفکیشن واپس لینے کے حوالہ سے وفد کی صورت میں وزیر اعظم جناب شاہد خاقان عباسی سے ملاقات کی جائے گی۔

اجلاس میں ۳۶ رویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر منعقدہ ۱۹، ۲۰ ؍اکتوبر کے

ابتدائی انتظامات، اشتہارات، بینرز، فلیکس کی تنصیب کے لئے کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ انتظامیہ کمیٹی کے ممبر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بتایا کہ رابطہ کمیٹی کے سیکرٹری مولانا اللہ وسایا کی قائد جمعیۃ مولانا فضل الرحمن، جسٹس (ر) مولانا محمد تقی عثمانی، پیر طریقت مولانا مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری سے ملاقاتیں ہوچکی ہیں۔ نیز رابطہ کمیٹی کے دیگر ارکان مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمن ثانی کی جمعیت علماء اسلام پاکستان کے قاری زوار بہادر، جمعیت اہلحدیث کے مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، انجینئر ابتسام الٰہی ظہیر، مولانا میاں محمد اجمل قادری، مولانا عبدالرؤف فاروقی، مولانا فضل الرحیم، مولانا محمد یوسف خان، جناب لیاقت بلوچ، مولانا عبدالمالک خان ودیگر کئی ایک علماء کرام، مشائخ عظام سے ملاقاتیں ہوچکی ہیں۔ نیز مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا محمد امجد خاں، جمعیۃ علماء پاکستان نورانی کے صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، جمعیۃ (س) کے مولانا عبدالرؤف روفی، مولانا بشیر احمد شاد، تحریک خدام اہل سنت کے مولانا قاضی ظہور حسین اظہر، مولانا ابوبکر صدیق جہلم، مولانا عبدالجبیر آزاد، مولانا سید عاشق حسین شاہ، جمعیۃ اہل حدیث کے مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری ساہیوال، مولانا علامہ ساجد میر سیالکوٹ بھی شامل ہیں۔

آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی اور نشرواشاعت کے لئے ۸/اکتوبر کو جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں اجلاس منعقد ہوگا۔ مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا عبدالرشید غازی، مولانا محمد قاسم سیوطی، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا امجد علی، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد اقبال، مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا محمد نعیم، مولانا محمد ساجد، مولانا محمد بدر عباسی، مفتی خالد میر، مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا محمد عارف شامی، مولانا عزیز الرحمن ثانی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سمیت مبلغین حضرات چنیوٹ کے قریبی اضلاع جھنگ، فیصل آباد، اوکاڑہ، قصور، سرگودھا، حافظ آباد کے تبلیغی دورے کریں گے۔ کانفرنس اتحاد بین المسلمین، تحفظ ختم نبوت، حفاظت ناموس رسالت، استحکام پاکستان کے لئے سنگ میل ثابت ہوگی۔ ان شاء اللہ!

ختم نبوت کانفرنس بھلوال

عالمی مجلس ختم نبوت بھلوال کے زیر اہتمام ۲۱/اگست ۲۰۱۷ء کو بعد از نماز عشاء جامع مسجد مدنی بھلوال میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا محمد یعقوب احسن، سرپرستی مولانا محمد اکرم طوفانی اور نگرانی علامہ محبوب الحسن طاہر نے کی۔ کانفرنس کا آغاز قاری احمد سعید نے تلاوت قرآن مجید سے کیا۔ ہدیہ نعت قاری محمد راشد، قاری اکرام اللہ مدنی اور شاعر ختم نبوت سید سلمان گیلانی نے پیش کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا، سرگودھا کے امیر مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا امجد علی مبلغ سرگودھا، قاری احمد علی ندیم نے خطابات کئے۔ مولانا اللہ وسایا نے قرآن و

حدیث کی روشنی میں عقیدہ ختم نبوت اور حیات عیسیٰ پر مدلل گفتگو فرمائی۔ مولانا نور محمد ہزاروی نے ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد پر کارکنان کی حوصلہ افزائی کی اور ذمہ داران شیخ منصور احمد، ڈاکٹر محمود الحسن ناصر و دیگر کو مبارکباد پیش کی۔ کانفرنس میں مقامی علماء کے علاوہ سرگودھا سے مولانا ثناء اللہ ایوبی، میانی سے مولانا محمد بلال، بھیرہ سے قاری ریاض گادھی و دیگر علاقہ جات سے متعدد حضرات نے قافلوں کی صورت میں شرکت کی۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے خواجہ زاہد، شیخ عمیر منصور، شیخ شاکر، حافظ عبداللہ، شیخ فہد حمید، شیخ وقاص، شیخ محمد فیاض، شیخ شیراز، شیخ زین، مولانا اشرف، ڈاکٹر منظور الحسن، حافظ منشور الحسن، شہباز ذوالفقار، حاجی عبدالوہاب، عمر اکرم، بھائی واجد، اسد و دیگر کارکنان نے بھرپور محنت کی۔

یوم تحفظ ختم نبوت ریلی سرائے نورنگ ضلع لکی مروت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے زیر اہتمام ۷؍ستمبر بروز جمعرات کو یوم ختم نبوت کے حوالہ سے ایک عظیم الشان ریلی نکالی گئی جس سے قبل ریلی کی کامیابی کے لئے ضلعی مجلس عاملہ نے تقریباً ۶۵ چھوٹے بڑے پروگرامز منعقد کئے۔ ان پروگرامات کی وجہ سے ۷؍ستمبر کو سہ پہر تین بجے اس عظیم الشان ریلی کا آغاز جامع مسجد میناری نورنگ سے ہوا۔ جس کی قیادت ضلعی امیر حاجی امیر صالح خان، شیخ الحدیث مولانا حسین احمد، مولانا عبدالرحیم، مفتی ضیاء اللہ، مولانا محمد ابراہیم ادہمی، مولانا محمد طیب طوفانی، مولانا عمر خان اور صاحبزادہ امین اللہ جان نے کی۔ جبکہ اس موقع پر جے یو آئی کے سابق ضلعی جنرل سیکرٹری مولانا بشیر احمد حقانی، پیر طریقت مولانا امام یوسف، مولانا سفیر اللہ، حاجی عظیم خان، مولانا عبدالحمید، مولانا خلیل الرحمن، مولانا گل ریئس خان، مولانا شبیر احمد، حافظ ظہور احمد، مولانا محمد امجد طوفانی، مولانا محمد سجان، مولانا محمد ارشاد، ماجد حسین، مفتی رضوان اللہ اور مولانا حفیظ الرحمن سمیت بڑی تعداد میں سکول کالجوں و دینی مدارس کے طلباء، علماء، خطباء، آئمہ مساجد، معززین علاقہ اور شہری موجود تھے۔ یوم تحفظ ختم نبوت ریلی پاسبان پلازہ سے شروع ہوئی جو کہ بازار کے مختلف گزرگاہوں سے ہوتی ہوئی ختم نبوت چوک کے مقام پر جلسے کی صورت اختیار کرگئی۔ جہاں پر مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ ۷؍ستمبر ایک عظیم الشان اور تاریخ ساز دن ہے۔ کیونکہ اس روز پاکستان کی پارلیمنٹ نے امت مسلمہ کا دیرینہ مطالبہ پورا کرتے ہوئے متفقہ قرارداد کے ذریعے قادیانیوں اور مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ اس پر ہم تمام اراکین پارلیمنٹ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ مقررین نے برما کے مظلوم مسلمانوں کے ساتھ اظہار یک جہتی کرتے ہوئے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ برما کے مسلمانوں کے ساتھ خون کی ہولی کھیلی جارہی ہے۔ برمی حکومت فوج اور بدھ مت کے پیروکاروں نے برمی مسلمانوں پر سفاکانہ مظالم ڈھا کر قیامت صغری برپا کی ہے۔ تاہم اقوام متحدہ سمیت انسانی حقوق کے لئے کام کرنے والی تنظیموں نے چپ کا روزہ رکھا ہوا ہے جو کہ قابل مذمت ہے۔

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	رعایتی قیمت	
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنی	1129	350
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوری	672	200
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوری	752	200
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی	3240	1000
5	فتاوی ختم نبوت (تین جلدیں)	مولانا سعید احمد جلالپوری شہید	1644	1000
6	محاسبہ قادیانیت۔ (8 جلدیں)	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	4188	1600
7	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	2952	800
8	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	688	300
9	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1672	500
10	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	216	100
11	ایک ہفتہ شیخ الہند کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	192	100
12	تذکرہ حکیم العصر (مولانا عبدالمجید لدھیانوی)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	376	100
13	لولاک کا خواجہ خواجگان نمبر	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان	1008	300
14	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	296	100
15	مشاہیر کے خطبات ختم نبوت	جناب صلاح الدین بی، اے ٹیکسلا	312	100
16	قادیانی تفاسیر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ	ڈاکٹر محمد عمران	352	200

نوٹ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطہ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں۔ تمام کتب عالمی مجلس کے تمام مراکز ومبلغین سے حاصل کی جاسکتی ہیں

منجانب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان: 061-4783486, 0300-4304277,0300-7314337

1999ء سے پاکستان میں جاری کردہ، اب دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے

مفت ختم نبوت خط وکتابت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

خواتین وحضرات کیلئے گھر بیٹھے خط وکتابت کے ذریعے

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت عصر حاضر کے فتنوں خصوصاً فتنہ قادیانیت کے دجل سے آگاہی ظہور مہدیؓ، خروج دجال، نزول حضرت عیسیٰؑ جیسے موضوعات پر مشتمل اہلسنت والجماعت کے موقف پر مبنی نصاب

شرکت کیلئے سادہ کاغذ پر نام پتہ لکھ کر مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں

پوسٹ بکس نمبر
1347
اسلام آباد

بیرون پاکستان سے اس نمبر پر SMS یا WhatsApp کریں
+92-333-5126313

www.khatmenubuwwatcourse.com/org

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام
موضوع عقیدہ ختم نبوت ردقادیانیت
عظیم الشان
ختم نبوت انعام گھر
ان شاء اللہ
18 نومبر 2017 بروز ہفتہ بعد نماز مغرب
بمقام آغاز میرج ہال جی ٹی روڈ بالمقابل پاکستان منٹ لاہور
آسان سوالات
بے شمار قیمتی انعامات
شاہین ختم نبوۃ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ العالی
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضرت مولانا مفتی محمد اعجاز صاحب مدظلہ
جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد
حضرت مولانا عزیز الرحمن ثانی صاحب مدظلہ
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ لاہور
محترم جناب محمد متین خالد صاحب
لاہور
حضرت مولانا قاری ظہور الحق صاحب
حضرت مولانا قاری جمیل الرحمن اختر صاحب
جناب پیر میاں رضوان نفیس صاحب مدظلہ
حضرت مولانا قاری علیم الدین شاکر صاحب
محترم جناب وحید گل صاحب
M.P.A
لاہور
مولانا عبد النعیم صاحب
لاہور
مولانا محمد قاسم گجر صاحب
لاہور
سکول و کالج و اکیڈمیز اور مدارس کے طلباء کے لیے انعامات حاصل کرنے کا بہترین موقعہ عمر کی کوئی قید نہیں
منجانب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و ادارۃ الفرقان شادی پورہ لاہور
0321-4320253,0307-4141526

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

گلستانِ ختمِ نبوت کے گلہائے رنگارنگ

شاہینِ ختمِ نبوت
حضرت مولانا اللہ وسایا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان ۔ 061-4783486

قیمت سالانہ -/180 روپے
قیمت فی شمارہ -/15 روپے